کیا حجر ابن عدی کو ظلماً شہید کیا گیا؟ اس حوالے سے مستدرک حاکم کی 13 روایات کا تحقیقی جائزہ

مرزا جہلمی اور اس کے مقلدین مستدرک حاکم کی یہ 13 روایات پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں اور کہتے ہیں حجر ابن عدی کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ظلماً شہید کروایا۔

ان 13 روایات میں 10 دس روایات ضعیف ہیں اور باقی 3 صحیح روایات مرزا کے دعوی پر پوری نہیں اترتیں

1

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

حجر بن عدی کے قتل کے حوالے سے جو پہلی روایت پیش کی جاتی ہے مستدرک حاکم 5978 یہ جھوٹی روایت ہے اس روایت میں ابومخنف لوط بن یحیی کذاب راوی ہے محدثین کی ابومخنف پر شدید جرح موجود ہے محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے۔

ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد کے یہ کہتے ہی سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔

5978 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرِيدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْخٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُوْ مِخْنَفٍ، اَنَّ هَدِيَّةَ بْنَ فَيَّاضٍ الْاَعْوَرَ، اَمَرَ بِقَتْلِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، فَمَشَى اِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ فَقَالَ: يَا حُجْرُ، اَلَيْسَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَجْزَعُ مِنَ الْمَوْتِ، فَاِنَّا نَدَعُكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا اَجْزَعُ، وَاَنَا اَرَى قَبْرًا مَحْفُورًا، وَكَفَنًا مَنْشُورًا، وَسَيْفًا مَشْهُورًا، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَنْ اَقُوْلَ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ قَالَ: فَقَتَلَهُ وَذٰلِكَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5978 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابومخنف فرماتے ہیں: ہدیہ بن فیاض اعور کو حکم دیا گیا کہ حجر بن عدی کو قتل کر دو، وہ اپنی تلوار لے کر ان کی جانب بڑھا، تو حضرت حجر پر کپکپی طاری ہوگئی، ہدیہ بن فیاض نے کہا: کیا تم یہ دعویٰ نہیں کیا کرتے تھے کہ تم موت سے نہیں گھبراتے ہو؟ تا کہ ہم تجھے چھوڑ دیں۔ حضرت حجر نے کہا: میں کیوں نہ گھبراؤں کہ مجھے کھودی ہوئی قبر نظر آ رہی ہے، مجھے بکھرا ہوا کفن دکھائی دے رہا ہے، اور تلوار سونتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ اور خدا کی قسم! میں وہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کر دے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ہدیہ بن فیاض نے ان کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ شعبان کے مہینے میں ۵۱ ہجری کا ہے۔

5979 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تُطْلِقُوا عَنِّي قَيْدًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنَّا نَلْتَقِي غَدًا بِالْجَادَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5979 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا خون نہ دھونا، اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، کیونکہ کل ہماری ملاقات اپنے نظریئے پر

5980 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ
قَطُّ اِلَّا وَفَدْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ اِلَّا دَخَلْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلْنَا مَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5980 – سكت

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں: جریر جب بھی سفر پر گئے، میں
معاویہ کے پاس گئے، میں ہمیشہ ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ اور ہم جب بھی حضرت م
کے قتل کا تذکرہ ضرور ہوا۔

5981 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

المستدرك
على الصحيحين



2

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہیں جو کہ عن سے بیان کررہے ہیں اور سماع کی صراحت موجود نہیں

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کی شہادت کا تذکرہ، آپ عبادت گزار صحابی ہیں

5972 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ، حَدَّثَنِي مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي زِيَادٌ اِلَى حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ وَيُقَالُ فِيهِ: ابْنُ الْاَدْبَرِ فَاَبَى اَنْ يَاْتِيَهُ، ثُمَّ اَعَادَنِي الثَّانِيَةَ فَاَبَى اَنْ يَاْتِيَهُ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، اِنِّي اُحَذِّرُكَ اَنْ تَرْكَبَ اَعْجَازَ اُمُورٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ صُدُورَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5972 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد کے آزادکردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیاد نے حضرت حجر بن عدی کی جانب ان کو بلانے کے لئے بھیجا، ان کو ''ابن ادبر'' کہا جاتا تھا۔ حضرت حجر نے آنے سے انکار کردیا۔ زیاد نے دوسری مرتبہ بھیجا لیکن انہوں نے اس بار بھی آنے سے منع کردیا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے امور کی دم کے پیچھے پڑنے سے باز آجاؤ جن امور کے سینوں پر سوار ہونے والے بھی ہلاک ہوگئے۔

5973 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثنا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَاقَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ حُجْرَ بْنَ الْاَدْبَرِ حِينَ اَخْرَجَ بِهِ زِيَادٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5973 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد بن علاثہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔ (ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اوران کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

5974 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، كَانَ قَدْ ... وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَهُ ... وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، ...

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5974 – سكت عن...

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت ... کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ... ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عب... باندھ کر شہید کیا تھا۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

5975 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ مُعَا...

المستدرك

على الصحيحين

3

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

مستدرک حاکم 5976

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں سفیان ثوری مدلس ہیں۔ اور عن سے بیان کررہے ہیں اور روایت میں سماع کی صراحت موجود نہیں ہے۔

ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيَالِي بَعْثِ حُجْرٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَيَّرُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ حُجْرٌ؟ فَأَتَى خَبَرُهُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُخْتَبِئٌ فِي السُّوقِ، فَأَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَوَثَبَ، وَانْطَلَقَ فَجَعَلْتُ أَسْمَعُ نَحِيبَهُ، وَهُوَ مُوَلٍّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5975 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ کی جانب بھیجا جارہا تھا، لوگ بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ حجر کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آ گئے۔ جب وہ واپس جارہے تھے تو میں ان کی پھوٹ پھوٹ کررونے کی آوازیں سن رہا تھا۔

5976 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا إِنِّي عَلَى بَيْعَتِي لَا أُقِيلُهَا، وَلَا أَسْتَقِيلُهَا سَمَاعَ اللَّهِ وَالنَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5976 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

5977 – حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ
بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَهِشَامٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَ
بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَبْسِهِ بِمَكَ
قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ
رَاعِينَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَأَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، إِنْ عَاقَبْتَ
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّ

✦✦بشر بن عبدالحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حضرت حجر بن
کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو ''مرج عذراء'' کہا جاتا ہے۔
لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضر
بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا
اگر آپ سزادیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر آپ معاف
کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ دار سے اس

المستدرک

علی الصحیحین

للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری

مترجم

الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

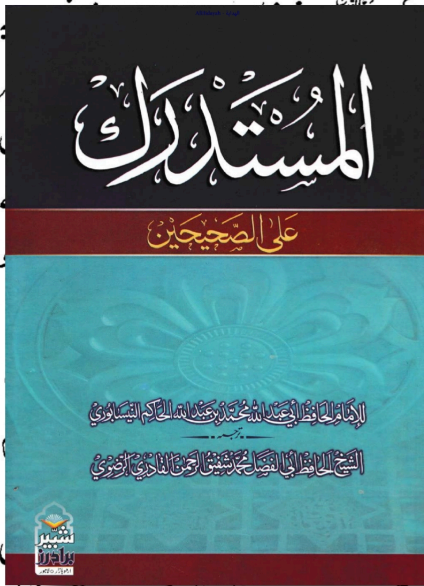
شبیر برادرز

4

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

سیدہ عائشہؓ نے کہا معاویہؓ نے حجر بن عدی کو قتل کر کے بہت زیادتی کی ہے

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں علی بن زید بن جدعان سخت ضعیف راوی ہے.



✧✧ مخشی بن حجر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی ...

کون سادن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ ...

ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سامہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا ...

اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن ...

اس شہر کی حرمت ہے۔ تم میں سے جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں ان کو ...

اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک ...

5983 – سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ ...

يَقُوْلُ: قَدْ اَدْرَكَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْجَاهِلِيَّةَ، وَاَكَلَ الدَّمَ فِيْهَا، ثُمَّ ...

وَسَمِعَ مِنْهُ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَمَلَ، وَ ...

✧✧ ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے ...

کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی، آپ ﷺ سے دین کے احکام بھی سنے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل

اور صفین میں شریک بھی ہوئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں شہید ہوئے۔

5984 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا مُعَاوِيَةُ، قَتَلْتَ حُجْرًا وَاَصْحَابَهُ، وَفَعَلْتَ الَّذِيْ فَعَلْتَ وَذَكَرَ الْحِكَايَةَ بِطُوْلِهَا"

✧✧ حضرت سعید بن مسیب، مروان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (مروان کہتا ہے کہ) میں حضرت معاویہ کے ہمراہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُمّ المومنین نے کہا: تو نے حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا ہے اور ان کے ساتھ تم نے بہت زیادتی کی ہے، اس کے بعد راوی نے پورا قصہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5985 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: قَالَ زِيَادٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: يَا اَبَا نُجَيْدٍ

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو "ابونجید" کہہ کر پکارا۔

5986 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِنَهْمِ بْنِ حُزْمَةَ بْنِ جَهْمَةَ بْنِ غَاضِرَةَ

5

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

مستدرک حاکم 5972

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں محمد بن الزبیر الحنظلی متروک ہے اور مولیٰ زیاد مجہول ہے۔

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کی شہادت کا تذکرہ، آپ عبادت گزار صحابی ہیں

5972 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ، حَدَّثَنِي مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي زِيَادٌ اِلَى حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ وَيُقَالُ فِيهِ: ابْنُ الْاَدْبَرِ فَاَبَى اَنْ يَاتِيَهُ، ثُمَّ اَعَادَنِي الثَّانِيَةَ فَاَبَى اَنْ يَاتِيَهُ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، اِنِّي اُحَذِّرُكَ اَنْ تَرْكَبَ اَعْجَازَ اُمُورٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ صُدُورَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5972 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیاد نے حضرت حجر بن عدی کی جانب ان کو بلانے کے لئے بھیجا، ان کو ''ابن ادبر'' کہا جاتا تھا۔حضرت حجر نے آنے سے انکار کردیا۔زیاد نے دوسری مرتبہ بھیجا لیکن انہوں نے اس بار بھی آنے سے منع کردیا۔اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے امور کی دم کے پیچھے پڑنے سے باز آجاؤ جن امور کے سینوں پر سوار ہونے والے بھی ہلاک ہوگئے۔

5973 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثنا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَاثَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ حُجْرَ بْنَ الْاَدْبَرِ حِينَ اَخْرَجَ بِهِ زِيَادٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5973

✧✧ زیاد بن علاثہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو

(ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا

5974 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَـ

الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ الرَّحْـ

وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ

وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5974

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کند

کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حـ

ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے

باندھ کر شہید کیا تھا۔حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہو

5975 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ

المُستَدرَك

علی الصحیحین

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

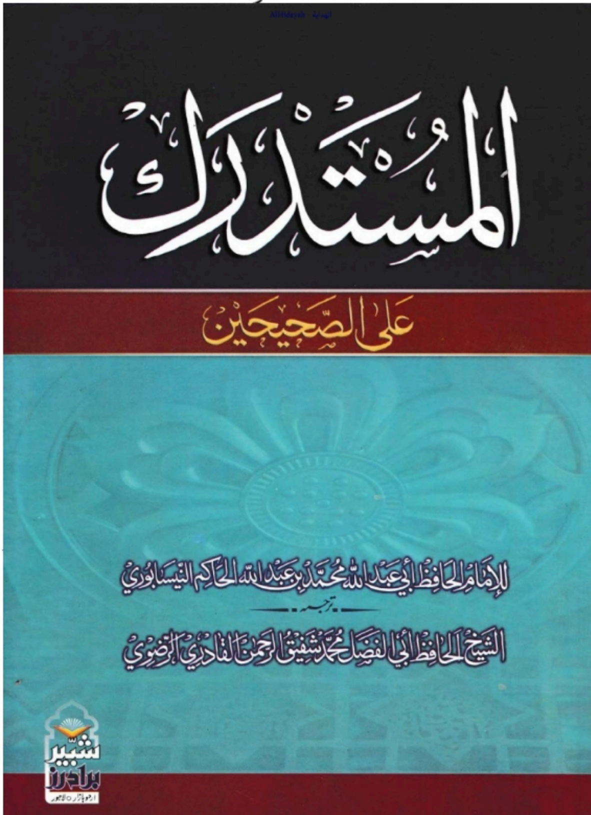
الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

شبیر برادرز

6

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

یہ روایت سخت منقطع ہے امام مصعب بن عبد اللہ الزبیری 156 ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور حجر بن عدی کا قتل 51 ہجری میں ہوا یعنی حجر ابن عدی کے قتل کے 105 سال بعد امام مصعب بن عبداللہ الزبیری پیدا ہوئے۔ اور اس روایت میں امام مصعب بن عبداللہ الزبیری اور حجر ابن عدی کے درمیان کی کوئی سند موجود نہیں۔



حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کی

5972 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا اِسْ

بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْـ

بْـنِ عَـدِيٍّ وَيُقَالُ فِيْهِ: ابْنُ الْاَدْبَرِ فَاَبَى اَنْ يَاْتِيَهُ، ثُمَّ اَعَـ

اَنْ تَرْكَبَ اَعْجَازَ اُمُورٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ صُدُورَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)2

✧✧ زیاد کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے

ان کو ''ابن ادبر'' کہا جاتا تھا۔حضرت حجر نے آنے سے انکار

سے منع کردیا۔اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے ا

ہونے والے بھی ہلاک ہوگئے۔

5973 – حَدَّثَنَـا اَبُـوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَـ

اَخْرَجَ بِهِ زِيَادٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَهُوَ عَلَـ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5973 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ زیاد بن علاثہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔ (ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اوران کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

5974 – حَدَّثَنَـا اَبُـوْ بَـكْـرٍ مُـحَـمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، كَانَ قَدْ وَفَدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِـدَ الْـقَـادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِى سُفْيَانَ بِمَرْجِ عَذْرَاءَ ، وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، وَقُتِلَ حُجْرٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5974 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ان دونوں کو مصعب بن عمیر نے باندھ کر شہید کیا تھا۔حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

7

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

مستدرک حاکم 5981

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں ہشام بن حسان مدلس ہیں جو کہ "عن" سے بیان کررہے ہیں۔

الْبَغَوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ زِيَادًا، اَطَالَ الْخُطْبَةَ، فَقَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: الصَّلَاةُ فَمَضَى فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: الصَّلَاةُ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى الْحَصَى، وَضَرَبَ النَّاسُ بِاَيْدِيهِمْ اِلَى الْحَصَى، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ كَتَبَ فِيهِ اِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: اَنْ سَرِّحْ بِهِ اِلَيَّ فَسَرَّحَهُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَ: وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا؟ اِنِّي لَا اُقِيلُكَ، وَلَا اَسْتَقِيلُكَ، فَاَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَلَمَّا انْطَلَقُوا بِهِ طَلَبَ مِنْهُمْ اَنْ يَاْذَنُوا لَهُ، فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، فَاَذِنُوا لَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا، وَلَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنِّي مُخَاصِمٌ قَالَ: فَقُتِلَ قَالَ هِشَامٌ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ ذَكَرَ حَدِيثَ حُجْرَ

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: زیاد نے خطبہ لمبا کردیا تو حضرت حجر بن عدی نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت حجر نے دوبارہ کہا کہ نماز کا وقت ہوچکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے۔ زیاد منبر سے نیچے اترا اور نماز پڑھادی، اور حضرت حجر کے بارے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھا، حضرت معاویہ نے جوابی مکتوب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو، زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا، جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ کے پاس پہنچے، تو کہا: السلام علیک یاامیرالمومنین۔ ساتھ ہی فرمایا: اورامیر المومنین تو میں خود ہوں۔ میں نہ تجھ سے کوئی بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا۔ حضرت معاویہ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ جب ان کو قتل کے لئے لے کر جارہے تھے تو انہوں نے نماز پڑھنے کے لیے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا، ان کو مہلت دی گئی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: میری بیڑیاں مجھ سے نہ اتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا، مجھے میرے انہی کپڑوں میں کفن دینا، کیونکہ (کل قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ان کو قتل کردیا گیا۔

ہشام کہتے ہیں: محمد بن سیرین سے جب بھی شہید کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ حضرت حجر رضی اللہ عنہ والا واقعہ سنایا کرتے تھے۔

المستدرک علی الصحیحین

5981

5982 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَ... الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مَخْشِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَا... شَهْرٍ؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ ... شَهْرِكُمْ هٰذَا كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَ...

5982: مسند الحارث - کتاب الحج' باب الخطبة فی الحج - حدیث: 381' المعجم الکبیر للطبرا... زید بن ثعلبة الانصاری - حجیر ابو مخشی' حدیث: 3488

8

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں عباد بن عمر لکھا ہے اصل میں یہ عبادہ بن عمر ہے یہ مجہول راوی ہے اس روایت میں مخشی بن حجر بن عدی لکھا ہے حالانکہ مخشی بن حجر کوئی راوی نہیں ہے یہ مخشی بن حجیر ہے اس کا کوئی پتا نہیں یہ کون ہے۔

مخشی بن حجیر کو مخشی بن حجر بن عدی لکھنا یہ امام حاکم کی خطاء ہے۔

اور یہ خطاء الحاکم کے رجال پر جو کتاب لکھی گئی اس میں یہ بیان کیا ہے کہ مخشی بن حجیر کو امام حاکم نے حجر بن عدی کے ترجمے میں ذکر کیا ہے لیکن امام طبرانی رحمہ اللہ اور امام ابن حجر رحمہ اللہ کو اس خطاء کا پتا چل گیا انہوں نے اس کو حجیر نامی صحابی کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ لہذا حجر بن عدی اور ہے اور حجیر اور ہیں (الرجال الحاکم جلد 2 صفحہ 318)۔

5982 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مَخْشِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

5982:مسند الحارث - كتاب الحج' باب الخطبة في الحج - حديث: 381' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاري - حجير ابو مخشي' حديث: 3488

✧✧ مخشی بن حجر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ شہر کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، جیسے اس مہینے کی حرمت ہے، جیسے اس شہر کی حرمت ہے۔ تم میں سے جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ باتیں ان لوگوں تک بھی پہنچا دیں جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

5983 – سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْ...

...يَقُوْلُ: قَدْ اَدْرَكَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْجَاهِلِيَّةَ، وَاَكَلَ الدَّمَ...

...وَسَمِعَ مِنْهُ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَ...

✧✧ ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی...

...کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی، آپ ﷺ سے دین...

...اور صفین میں شریک بھی ہوئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں...

5984 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ...

...ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِ...

...الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَ...

...وَاَصْحَابَهُ، وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ وَذَكَرَ الْحِكَايَةَ بِطُوْلِهَا"

✧✧ حضرت سعید بن مسیب، مروان کا یہ بیان نقل کرتے...

...المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُمّ المومنین نے...

...ان کے ساتھ تم نے بہت زیادتی کی ہے، اس کے بعد راوی نے پورا ق...

المُستَدرَك

علی الصحیحین

للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری

ترجمہ

الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

شبیر برادرز

9

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

یہ روایت سخت منقطع ہے

ابراھیم بن یعقوب سے حجر بن عدی کے درمیان صدیوں کا فاصلہ ہے ان دونوں کے درمیان سند موجود نہیں.

✧✧ مخشی بن حجر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ شہر کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، جیسے اس مہینے کی حرمت ہے، جیسے اس شہر کی حرمت ہے۔ تم میں سے جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ باتیں ان لوگوں تک بھی پہنچا دیں جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

5983 – سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ قُتَيْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: قَدْ اَدْرَكَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْجَاهِلِيَّةَ، وَاَكَلَ الدَّمَ فِيْهَا، ثُمَّ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَمَلَ، وَصِفِّيْنَ، وَقُتِلَ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ

✧✧ ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا، اس زمانے میں خون بھی کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی، آپ ﷺ سے دین کے احکام بھی سنے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں شہید ہوئے۔

5984 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ... الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَ... وَاَصْحَابُهُ، وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ وَذَكَرَ الْحِكَايَةَ بِطُوْلِهَا "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب، مروان کا یہ بیان نقل کر... المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُمّ المومنین ... ان کے ساتھ تم نے بہت زیادتی کی ہے، اس کے بعد راوی نے ...

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْ...

حضرت عمران بن حصین ...

5985 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّ... الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ...

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت عمران ...

5986 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَ... ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ...

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

10

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں اشعث بن سوار ضعیف راوی ہے.
یہاں ایک وضاحت ضروری ہے امام طبری نے اس روایت کی ایک سند بیان کی ہے لیکن اس میں بھی ہشام بن حسان کے عنعنہ کی وجہ سے روایت ضعیف ہے۔
(تاریخ طبری جلد 5 صفحہ 256)

المستدرك
على الصحيحين
للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري
ترجمہ
الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي
شبیر برادرز

...ہی سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔

...ثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرِيدِيُّ، ثنا ...حَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُوْ مِخْنَفٍ، اَنَّ هَدِيَّةَ بْنَ فَيَّاضٍ الْاَعْوَرَ، اَمَرَ بِقَتْلِ ...، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ فَقَالَ: يَا حُجْرُ، اَلَيْسَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَجْزَعُ مِنَ ...جْزَعُ، وَاَنَا اَرَى قَبْرًا مَحْفُورًا، وَكَفَنًا مَنْشُورًا، وَسَيْفًا مَشْهُورًا، وَاِنِّي ...لَهُ وَذٰلِكَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

...ص الذهبی) 5978 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

...ض اعور کو حکم دیا گیا کہ حجر بن عدی کو قتل کردو، وہ اپنی تلوار لے کر ان کی جانب ... فیاض نے کہا: کیا تم یہ دعویٰ نہیں کیا کرتے تھے کہ تم موت سے نہیں گھبراتے ہو؟ ... میں کیوں نہ گھبراؤں کہ مجھے کھودی ہوئی قبر نظر آرہی ہے، مجھے بکھرا ہوا کفن دکھائی دے رہا ہے، اور تلوار سونتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور خدا کی قسم! میں وہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کردے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ہدیہ بن فیاض نے ان کو شہید کردیا۔ یہ واقعہ شعبان کے مہینے میں ۵۱ ہجری کا ہے۔

5979 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تُطْلِقُوا عَنِّي قَيْدًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنَّا نَلْتَقِي غَدًا بِالْجَادَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5979 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا خون نہ دھونا، اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، کیونکہ کل ہماری ملاقات اپنے نظریئے پر قائم رہتے ہوئے ہوگی۔

5980 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَارِزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا وَفَدَ جَرِيرٌ قَطُّ اِلَّا وَفَدْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ اِلَّا دَخَلْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلْنَا مَعَهُ عَلَيْهِ اِلَّا ذَكَرَ قَتْلَ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5980 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں: جریر جب بھی سفر پر گئے، میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہوں۔ اور وہ جب بھی معاویہ کے پاس گئے، میں ہمیشہ ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ اور ہم جب بھی حضرت معاویہ کے پاس گئے، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے قتل کا تذکرہ ضرور ہوا۔

5981 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

11

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

پہلی صحیح روایت

یہ روایت صحیح ہے لیکن یہ انکے مقدمہ پر پوری نہیں اترتی کیونکہ اِس صحیح روایت کے مطابق حجر بن عدی کو لوگوں کے مشورہ سے قتل کیا گیا وجہ وہی فسادی آدمی تھا اس لیے سب کے مشورہ سے اسے قتل کیا گیا

...ب حُجْرٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَيَّرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: مَا فَعَلَ ...سُّوقِ، فَاَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَوَثَبَ، وَانْطَلَقَ فَجَعَلْتُ اَسْمَعُ نَحِيبَهُ،

...) 5975 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

...ر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ کی جانب بھیجا جا رہا تھا، لوگ بہت ...ت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش ...۔جب وہ واپس جا رہے تھے تو میں ان کی پھوٹ پھوٹ کر رونے کی

...بْنُ خَلَفٍ، ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، ...قُوْلُ: اَلَا اِنِّي عَلٰى بَيْعَتِي لَا اُقِيْلُهَا، وَلَا اَسْتَقِيْلُهَا سَمَاعَ اللّٰهِ

...) 5976 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

5977 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَهِشَامٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَبْسِهِ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: مَرْجُ عَذْرَاءَ، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْهِ قَالَ: فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: اَلْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسَدٍ الْبَجَلِيُّ فَقَالَ: "يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْتَ رَاعِيْنَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَاَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، اِنْ عَاقَبْتَ قُلْنَا: اَصَبْتَ، وَاِنْ عَفَوْتَ قُلْنَا: اَحْسَنْتَ وَالْعَفْوُ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ قَوْلِهِ

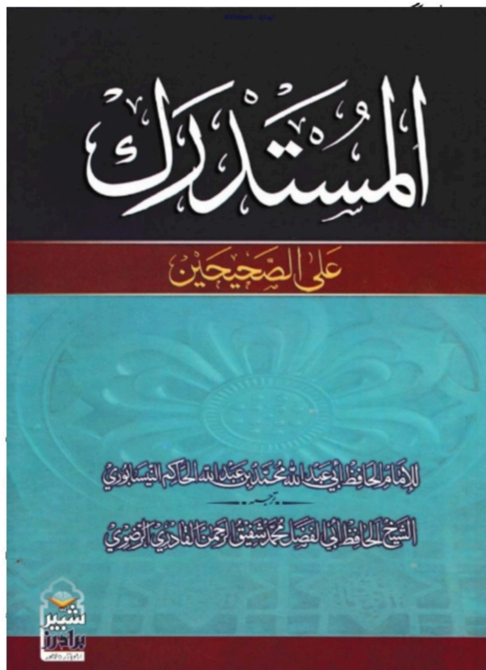
بشر بن عبدالحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حضرت حجر بن عدی کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا تو معاویہ نے ان کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو "مرج عذراء" کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد بجلی اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا ہیں، آپ ہماری بنیاد ہیں اور ہم آپ کے ستون ہیں۔ اگر آپ سزا دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر آپ معاف کر دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے بہت بڑی نیکی کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔

12

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

دوسری صحیح روایت

اس روایت سے بھی انکا مقدمہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہاں ذکر ہے کہ حجر بن عدی کے قتل کے حوالے سے بار بار بات ہوتی تھی اور پھر مستدرک حاکم 5977 کے مطابق اسکو مسلمانوں کے مشورہ سے قتل کیا گیا وجہ وہ فسادی آدمی تھا



ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد کے یہ کہتے ہی سب لوگ وہاں

5978 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُ

سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْخٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا

حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، فَمَشَى اِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُ

الْمَوْتِ، فَاِنَّا نَدَعُكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا اَجْزَعُ، وَاَنَا اَرَى قَبْرً

وَاللّٰهِ لَنْ اَقُولَ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ قَالَ: فَقَتَلَهُ وَذٰلِكَ فِي شَعْبَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5978

✧✧ ابومخنف فرماتے ہیں: ہدیہ بن فیاض اعور کو حکم دیا گیا ک

بڑھا، تو حضرت حجر پر کپکپی طاری ہوگئی، ہدیہ بن فیاض نے کہا: کیا تم یہ

تا کہ ہم تجھے چھوڑ دیں۔ حضرت حجر نے کہا: میں کیوں نہ گھبراؤں ک

دے رہا ہے، اور تلوار سونتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور خدا کی قسم! میں

کردے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ہدیہ بن فیاض نے ان کو شہید ک

5979 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تُطْلِقُوا عَنِّي قَيْدًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنَّا نَلْتَقِي غَدًا بِالْجَادَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5979 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا خون نہ دھونا، اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، کیونکہ کل ہماری ملاقات اپنے نظریے پر قائم رہتے ہوئے ہوگی۔

5980 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَارِزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اَبُو نُعَيْمٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا وَفَدَ جَرِيرٌ قَطُّ اِلَّا وَفَدْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ اِلَّا دَخَلْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلْنَا مَعَهُ عَلَيْهِ اِلَّا ذَكَرَ قَتْلَ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5980 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں: جریر جب بھی سفر پر گئے، میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہوں۔ اور وہ جب بھی معاویہ کے پاس گئے، میں ہمیشہ ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ اور ہم جب بھی حضرت معاویہ کے پاس گئے، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے قتل کا تذکرہ ضرور ہوا۔

5981 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

13
Last

تیسری صحیح روایت

اس روایت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ حجر ابن عدی کے ظلماً شہید کیئے جانے پر روئے حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ مستدرک حاکم 5977 نمبر روایت کو دیکھا جائے تو حجر ابن عدی کو لوگوں سے مشورے کے بعد ہی قتل کیا گیا وہ اتفاقی طور پر ایک فسادی آدمی تھا۔

ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيَالِي بَعْثِ حُجْرٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَيَّرُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ حُجْرٌ؟ فَأَتَى خَبَرُهُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُخْتَبِئٌ فِي السُّوقِ، فَأَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَوَثَبَ، وَانْطَلَقَ فَجَعَلْتُ أَسْمَعُ نَحِيبَهُ، وَهُوَ مُوَلٍّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5975 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ کی جانب بھیجا جارہا تھا، لوگ بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ حجر کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آگئے۔ جب وہ واپس جارہے تھے تو میں ان کی پھوٹ پھوٹ کررونے کی آوازیں سن رہا تھا۔

5976 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا إِنِّي عَلَى بَيْعَتِي لَا أُقِيلُهَا، وَلَا أَسْتَقِيلُهَا سَمَاعَ اللَّهِ وَالنَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5976 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عد
رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس

5977 – حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَ
بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَهِشَامٌ، ثـ
بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَ
قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ الـ
رَاعِينَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَأَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، إِ
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " قَالَ:

✧✧ بشر بن عبدالحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حـ
کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو ''مرج عذراء'' کہ
لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے
بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آ
اگر آپ سزادیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر
کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ

المستدرک
علی الصحیحین
للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری
مترجم
الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

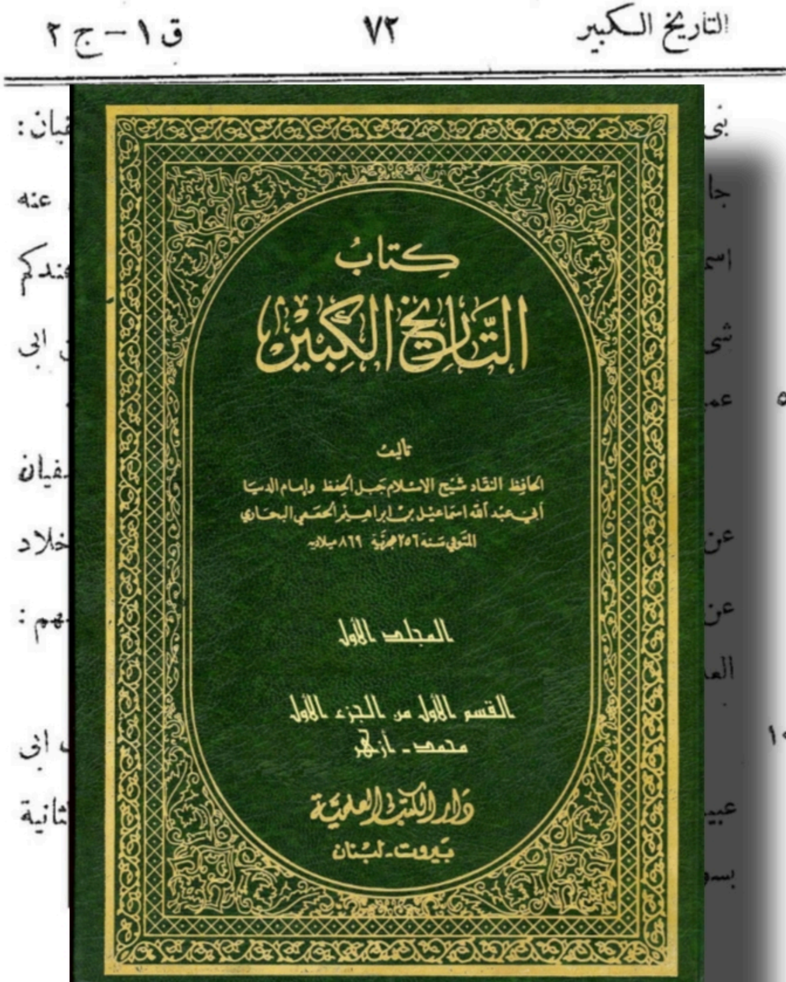


حجر بن عدی صحابی بھی نہیں تھا

حجر بن عدی تابعی تھے

1

امام بخاری رحمہ اللہ حجر بن عدی کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایات بیان کی ہیں۔ (التاریخ الکبیر ج3 ص72)



باب حُجر (١)

١٥ ٢٥٨ – حجر بن عدى الكندى قتل فى عهد عائشة – قاله عمرو بن عاصم عن حماد بن سلمة عن على بن زيد عن سعيد بن المسيب عن مروان، وسمع عليا و عمارا بصفين قولهما، يعد فى الكوفيين، روى

(١) الجيم تضم و تسكن .

(١٨) عنه

عنه ابو ليلى الكندى وعبد الرحمن بن عابس، وهو ابن الأدبر و الأدبر هو عدى .

٢٥٩ ـ حجر بن عنبس ابو السكن الكوفى، كناه محمد

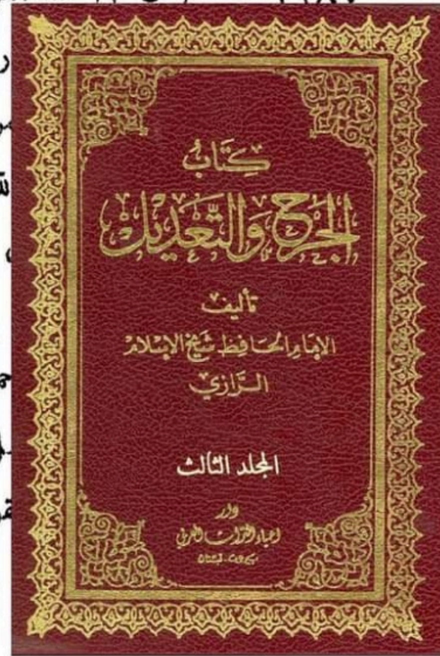
2

حجر بن عدی تابعی تھے

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ اِس کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس نے حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایتیں بیان کی ہیں۔ (الجرح والتعدیل ج3ص266)

١١٨٧ ـ حمران بن عبد العزيز من بنى قيس (١) القيسى (٢) و يكنى بأبى
روى عن الحسن و ام حفص ام ولد عمران (٤)
ـر و وكيع و ابو نعيم سمعت ابى يقول ذلك .
ـلله بن احمد [بن محمد ـ ٥] بن حنبل فيما كتب
ـ بن عبد العزيز شيخ ثقة . حدثنا عبد الرحمن
بن منصور عن يحيى بن معين انه قال : حمران
حمران ثقة .

ـل (٦) بن يسار روى عن معقل بن يسار روى
ـقول ذلك .



باب تسمية

من روى عنه العلم ممن اسمه حجر

١١٨٩ ـ حجر بن عدى الكندى و يقال [له ـ ٨] ابن الادبر ، و ذلك انه طعن موليا فسمى ادبر لذلك . [قتل فى عهد عائشة روى عن على روى عنه ابو ليلى سمعت ابى يقول ذلك ـ ٩] .

١١٩٠ ـ حجر بن عنبس ابو السكن ، و يقال ابو العنبس روى عن على و كان قد شرب الدم فى الجاهلية و شهد مع على الجمل و صفين روى

(١) مثله فى تاريخ البخارى و زاد «بن ثوبان» و وقع فى م «... عبدالعزيز ابن قيس » (٢) قال ابن حبان فى الثقات « العكلى » و اتفقوا فى ترجمة ابنه محمد ابن حمران على قولهم « القيسى » (٣) زاد فى الثقات « و قد قيل : ابو الحكم » (٤) مثله فى تاريخ البخارى و الثقات و وقع فى ك « ام حفص و ام عمران » (٥) من ك (٦) كذا وقع فى الاصلين و الذى فى تاريخ البخارى و الثقات و التعجيل ص ١٠٣ « حمران مولى معقل » (٧) بياض و فى الكتب المذكورة « اسحاق بن عثمان » (٨) من ك (٩) من م .

عنه

3

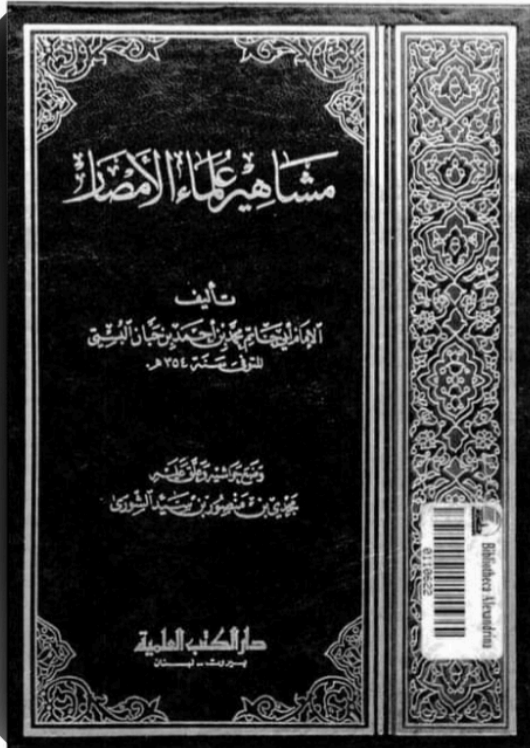
حجر بن عدی تابعی تھے

ابن حبان رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: من عباد التابعین، عبادت گزار تابعین میں سے تھا۔

مشاھیر علماء الانصار : (648)

٦٤٧ ـ **عامر بن عبدالله بن عبد قيس التميمي أبو عبدالله**، من عباد التابعين وزهادهم وأورع أهل البصرة وأفضلهم، ممن كان لا يأخذه في الله لومة لائم، سِيرَ به إلى الشام، ومات في بعض نواحيها،وليس له حديث مسند يرجع إليه.

٦٤٨ ـ **حُجر بن عدي الكندي**،واسم عدي هو الأدبر، وهو الذي يقال له حجر بن الأدبر، من عباد التابعين، ممن شهد صفين مع علي بن أبي طالب، قتل سنة ثلاث وخمسين.



٦٤٩ ـ **أبو قلابة الجَرْمي**، اسمه عبدالله بن
البصرة مخافة ان يولّى القضاء فدخل الشام يأوي ا
علّة صعبة فذهبت يداه ورجلاه وبصره فما كان يز
شكر نعمتك التي أنعمت عليّ وفضّلتني على كثير

٦٥٠ ـ **ثابت بن أسلم البناني**، من مولد بُ
صحب أنس بن مالك أربعين سنة، وكان من أعبد
ونهاراً مع الورع الشديد، ومات سنة سبع وعشري

٦٥١ ـ **أبو الصَهْباء**، اسمه صلة بن أشْيَم
إلى الجهد الجهيد والورع الشديد مع المواظبة على
وأقام بها مدة ثم خرج منها إلى غزنة في الجيش غاز

٦٥٢ ـ **صفوان بن محرز المازني**، من المتجر
حطام هذه الفانية، اتّخذ لنفسه سرباً يبكي فيه
عبد الملك بن مروان.

٦٥٣ ـ **العلاء بن زياد بن مطر العدوي** أب
يصبر على السهر الطويل والتهجد الكثير، مات في آخر ولاية الحجاج سنة أربع وتسعين.

---

(٦٤٧) له ترجمة في الثقات (١٨٧/٥)/ التاريخ الكبير (٤٤٧/٢/٣)/ الجرح والتعديل (٣٢٥/١/٣)/ التهذيب (٧٧/٥).

(٦٤٨) له ترجمة في الثقات (١٧٦/٤)/ التاريخ الكبير (٦٧/١/٢).

(٦٤٩) له ترجمة في الثقات (٢/٥)/ التاريخ الكبير (٩٢/١/٣)/ تهذيب الكمال (٥٤٢/١٤)/ التهذيب (٢٢٤/٥)/ التقريب (٤١٧/١)/ قال: ثقة فاضل كثير الإرسال. قال العجلي: فيه نصب يسير.

(٦٥٠) له ترجمة في الثقات (٨٩/٤)/ التاريخ الكبير (١٥٩/٢/١)/ تهذيب الكمال (٣٤٢/٤)/ التهذيب (٢/٢)/ التقريب (١١٥/١)/ قال: ثقة عابد.

(٦٥١) له ترجمة في الثقات (٣٨٣/٤)/ التاريخ الكبير (٣٢٢/٢/٢).

(٦٥٢) له ترجمة في الثقات (٣٨٠/٤)/ التاريخ الكبير (٣٥٦/٢/٢)/ تهذيب الكمال (٢١١/١٣)/ التهذيب (٤٣٠/٤)/ التقريب (٣٦٨/١)/ قال: ثقة عابد.

(٦٥٣) له ترجمة في الثقات (٢٤٦/٥)/ التاريخ الكبير (٥٠٧/٢/٣)/ الجرح والتعديل (٣٥٥/١/٣)/ التهذيب (١٨١/٨)/ التقريب (٩٢/٢)/ قال: أحد العباد. ثقة:

4 حجر بن عدی تابعی تھے

مورخ خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ نے حجر بن عدی کا شمار تابعین میں کیا ہے

الآن على خيل بُلق، عليهم عمائم بيض فقلنا: ذلك نصر الله. فرجعنا والله ما أصيب منا إلا رجل واحد، فقلنا لسنان: واقفْتَ القوم حتى إذا زالت الشمس واقعتَهم! قال: كذلك كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وأقام الحج معاوية.

سنة إحدى وخمسين

(مقتل حُجر بن عديّ)

فيها قَتل معاوية بن أبي سفيان حُجرَ بن عدي بن الأدبر ومعه محرز بن شهاب وقبيصة بن ضبيعة بن حرملة القيسي (١) وصيفيّ بن فسيل من ربيعة.

وفيها مات كعب بن عجرة.

(أخذ البيعة ليزيد بن معاوية)

وفيها أخذ معاوية الناس بالبيعة ليزيد.

حدثنا وهب بن جرير بن حازم قال: حدثني

عن ذكوان مولى عائشة قال: لما أجمع معاوي

نحو من ألف رجل، فلما دنا من المدينة خرج

أبي بكر، فلما قدِم معاوية المدينة صعد المنبر ف

فقال: من أحقّ بهذا الأمر منه، ثم ارتحل فقد

فبعث إلى ابن عمر، فتشهد وقال: أما بعد

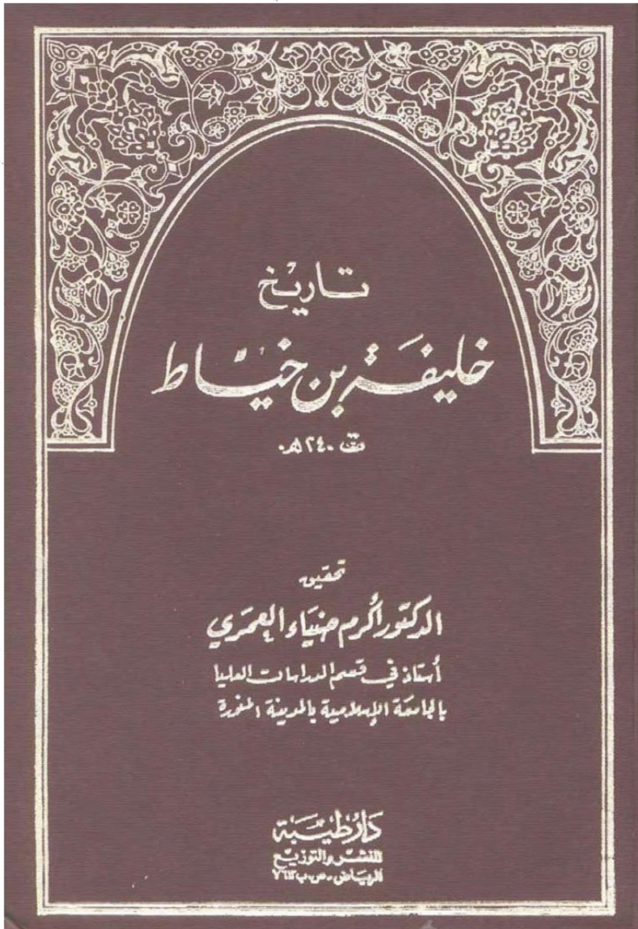
لاتحب أن تبيت ليلةً سوداء ليس عليك أمير،

وأن تسعى في فساد ذات بينهم، فلما سكت

قال: أما بعد فإنه قد كانت قبلك خلفاء لهم أبنا

في أبنائهم ما رأيت أنت في ابنك، ولكنهم ا

وإنك تحذّرني أن أشق عصا المسلمين وأن أسع



---

(١) في الطبري: العبسي.

5 حجر بن عدی تابعی تھے

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حجر بن عدی کا شمار تابعین میں کیا ہے

قيل : إن اسم أبي ماوية مالك بن حريث ، روى عنه الناس .

{ حريث[1] } بن عمار[2] ، يروى عن أبي هريرة ، روى عنه إسماعيل ابن أمية .

{ حريث[3] } بن أبي حريث ، يروى عن ابن عمر ، روى عنه يونس بن ٥ ميسرة .

٣٠/ب / { حجر[4] } بن عدى الكندى ، يروى عن علي و عمار ، و قد قيل : إن له صحبة ، شهد صفين[5] مع علي ، عداده في أهل الكوفة ، و هو الذى يقال له : حجر بن الأدبر و الأدبر هو عدى بعثه زياد إلى بعض الناس مقيدا على بعير و رجلاه من جانب ، و قتل سنة ثلاث و خمسين في عهد عائشة ١٠ [وقد قيل ـ[6]] سنة إحدى و خمسين [7]بمرج عذراء[7] ، [ثنا الحسن بن سفيان قال ثنا أبو بكر بن شيبة قال ثنا أزهر عن ابن عون عن ابن سيرين قال : لما انطلق بحجر إلى معاوية بن أبي سفيان ، قال : السلام عليك يا أمير المؤمنين . قال : و أمير المؤمنين أنا ؟ قال : نعم ، قال : لا قتلنك ، قال : ثم أمر به ليقتل ، فقال : دعوني لأصلي ركعتين فصلى ركعتين و

= و في الأصل : الأسدى ، و ليس في م .

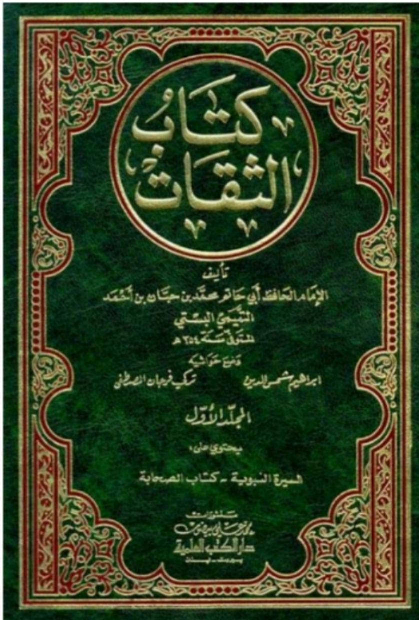
(١) قد تقدم في حريث بن عمارة ، وهنا كرره أوغيره ـ و الله أ

و في الأصل : عمارة (٢) له ترجمة في التاريخ الكبير ٢/١/٦٠ (

التاريخ الكبير ٢/١/٦٧ (٥) من م ، و في الأصل : صفينا (٦

(٧-٧) من م ، ومثله في الطبقات لابن سعد ٦/١٠١ و معجم

في (عذراء) و ٨/١٦ في (مرج عذراء) ، و وقع في الأصل غدرا ـ مصحفا .



6

حجر بن عدی تابعی تھے

ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"حجر بن عدی صحابی نہیں تھا"

مَطَر بن عُكامِس السُّلَمي

مِلْحان

روى عن حُذيفة .

الفُضيل

قال : أخبرنا موسى بن مسعو

لفُضيل بن بزوان إنّ فُلاناً يَشْتِمُ

الشيطان ، يغفر الله لي وله .

ومن هذه الط

عليّ بن أبي ط

الطبقات الكبرى

لابن سعد

المجلد السادس

في الكوفيين من أصحاب رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، ومن كان في الكوفة بعدهم من التابعين وغيرهم من أهل الفقه والعلم

دار صادر
بيروت

حُجْر بن عدي

ابن جبَلَة بن عـديّ بن ربيعة بن معاوية الأكرمين بن الحارث بن معاوية بن الحارث بن معاوية بن ثَوْر بن مرتِع بن كِنديّ ، وهو حُجْرُ الخير ، وأبوه عديّ الأدبر طُعن موليّاً فسُمّي الأدْبَر . وكان حجر بن عديّ جاهلياً إسلامياً . قال وذكر بعضُ رواة العلم أنّه وفد إلى النّبيّ ، صلى الله عليه وسلم ، مع أخيه هانىء بن عديّ ، وشهد حجر القادسيّة وهو الذي افتتح مَرْج عَذْرى ، وكان في ألفين وخمسمائة من العطاء . وكان

7

حجر بن عدی تابعی تھے

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"حجر بن عدی کا صحابی ہونا ثابت نہیں

وقيل: فويك بن عمرو السلاماني ـ حبيب بن مسلمة بن مالك أبو عبد الرحمن الفهري القرشي، قال: البخاري: له صحبة ـ حبيب أبو عبد الله السلمي.

من اسمه حُبيش[١]: حبيش بن خالد الأشعر، ويقال: إنه أبو معبد الكعبي الخزاعي، وبعضهم يقول: خبيس بالخاء المعجمة، والحاء أصح ـ حبيش بن شريح أبو حفصة الحبشي (في صحبته نظر).

من اسمه الحجاج: الحجاج بن الحارث بن قيس القرشي ـ الحجاج ابن الحارث بن قيس السهمي، وقيل: هو الأول ـ الحجاج بن عامر الثُمالي، قال البخاري: ويقال الحجاج بن عبد الله ـ الحجاج بن عمرو الأسلمي ـ الحجاج بن عمرو بن غزية المازني الأنصاري ـ الحجاج بن علاط بن خالد ابن نويرة المهري السلمي ـ الحجاج بن مالك بن عويم الأسلمي ـ حجاج الباهلي.

من اسمه حُجْر: حُجْر بن عنيس، وقيل: ابن قيس الكندي ـ حجر ابن عدي الأدبر[٢]، ذكرا فيمن روى عن النبي ﷺ ولا يثبت لأحد منهم صحبة ـ حجر بن النعمان بن عمرو ـ حجر بن يزيد بن معدي كرب ـ حجر بن يزيد بن سلمة.

من اسمه حُجير: حجير بن أبي إهاب بن عزير ـ حجير بن أبي حجير: أبو مخشي.

من اسمه حُدير: حُدير: أبو فروة[٣]

من اسمه حذيفة: حذيفة بن أسي[د] ... المعجمة في موضعين، وبعد الواو زاي ف... شريحة[٥] الغفاري، وبعضهم يجعل بين ... حذيفة وأسيد أمية ـ حذيفة بن اليمان، ... العبسي ـ حذيفة بن عبيد المرادي ـ وحذي...

تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير

للإمام الحافظ
جمال الدين أبي الفرج عبد الرحمن
ابن الجوزي
٥٠٨ - ٥٩٧ هـ

---

(١) في «الإستيعاب»: حبيش بن خالد بن منقذ ... خليف بن منقذ بن ربيعة الخزاعي أحد بني كع... معبد الخزاعية ولا أعلم حديثاً غيره وأبو خالد، ...

(٢) في «الإستيعاب»: حجر بن عدي بن الأدبر الك... فسمى بها الأدبر.

(٣) أبو فروة السلمي.

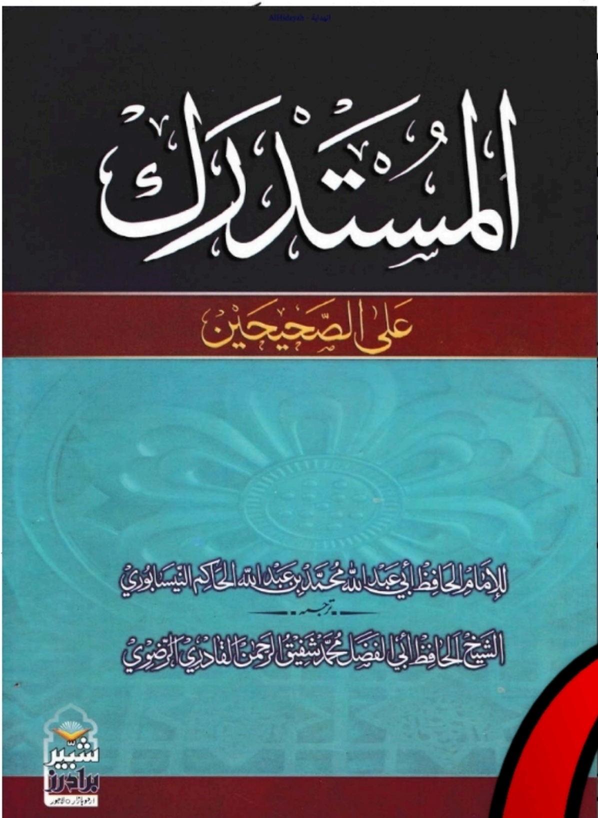
(٤) هو أسيد بن الأعور «الإصابة».

(٥) في «الإصابة»: حذيفة بن أسيد أبو سري بمهملتين...

8

حجر بن عدی تابعی تھے

یہ روایت سخت منقطع ہے امام مصعب بن عبداللہ الزبیری 156 ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور حجر بن عدی کا قتل 51 ہجری میں ہوا یعنی حجر ابن عدی کے قتل کے 105 سال بعد امام مصعب بن عبداللہ الزبیری پیدا ہوئے۔ اور اس روایت میں امام مصعب بن عبداللہ الزبیری اور حجر ابن عدی کے درمیان کی کوئی سند موجود نہیں۔



حجر بن عدی کی صحابیت ثابت کرنے کے لیے یہ روایت پیش کی جاتی ہے جبکہ یہ روایت سخت ضعیف ہے

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5973 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر ... جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔ (ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اور ان کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

5974 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَانَ قَدْ وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِمَرْجِ عَذْرَاءَ، وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، وَقُتِلَ حُجْرٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5974 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان دونوں کو مصعب بن عمیر نے باندھ کر شہید کیا تھا۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

نیچے موجود تحریر کو اول تا آخر
ایک دفعہ ضرور پڑھ لیں, تحریر
میں موجود حوالہ جات کے اسکین
آپ دیکھ ہی چکے ہیں

حجر بن عدی کیوں قتل ہوا؟

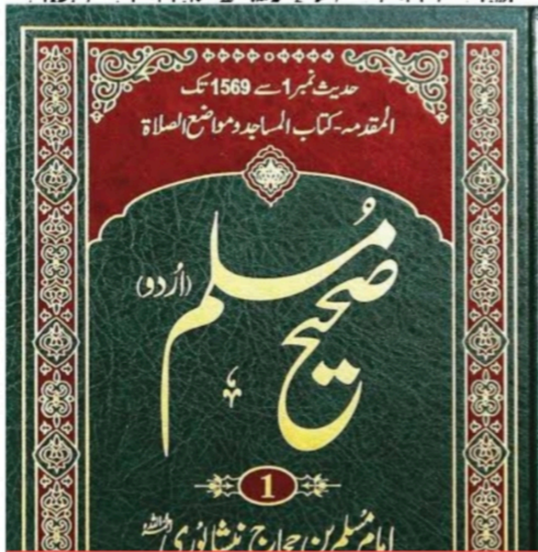
اگر کوئی چوری کرے اسکے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں تو اسے ظلم نہیں کہا جائے گا, اسی طرح اگر کوئی فساد برپا کرنے کی کوشش کرے تو اسے قتل کر دو (صحیح مسلم:4798) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے اور اس فرمان پر عمل کرنے کو ظلم نہیں کہا جائے گا

حجر بن عدی کو سیدنا علیؓ سے محبت کی وجہ سے قتل کیا گیا یا ظلم سے قتل کیا گیا سب جھوٹ اور بکواس ہے اوپر ان تمام دس روایات کی حقیقت آپ دیکھ چکے ہیں وہ سب ضعیف ہیں یہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے ورنہ ہمیں کوئی اسکا رد کر کے دکھا دے [ٹائم قیامت تک]

مستدرک حاکم 5977 اور 5980 میں صحیح سند سے ہے کہ حجر کو قتل کرنے سے پہلے بار بار سیدنا معاویہؓ نے مشورہ کیا اور آخر کار اسے تمام لوگوں کے مشورہ سے صحیح مسلم 4798 کی روشنی میں قتل کیا گیا باقی تفصیل نیچے تحریر میں پڑھ لیں

نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ -: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَا قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُو اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ، كَائِنًا مَنْ كَانَ».

[٤٧٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْ الْخَثْعَمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ؛ ح: وَحَدَّ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ سَمَّاهُ، كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «فَاقْتُلُوهُ».



[٤٧٩٨] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ، وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ».

[4798] ابویعفور نے حضرت عرفجہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تمہارا نظام (حکومت) ایک شخص کے ذمے ہو، پھر کوئی تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت کو منتشر کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے تو اسے قتل کردو۔''

خال المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ

اللہ، رسول ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف رحمہم اللہ کی نظر میں

نیز

مرزا جہلمی اور دیگر کی طرف سے انکی ذات پر کیے گئے اعتراضات کا مفصل جواب

بقلم

مولانا عبد الرزاق رحمانی

مدیر و مدرس جامعہ بدیع العلوم الاسلامیہ نیو سعید آباد

حجر بن عدی کون؟ اور اسکے قتل کی اصل کی حقیقت

کیا حجر بن عدی صحابی ہیں؟

حجر بن عدی کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے کچھ علماء اسکو صحابی اور کچھ تابعی شمار کرتے ہیں جبکہ مرزا جہلمی تو ہر حال میں اسکو صحابی ہی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی کر سکیں اور تعجب ہے کہ مرزا صاحب کے ہاں جب صحابی اتنا بڑا اعزاز ہے تو خود ہی صحابی رسول معاویہ رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیوں کے خلاف بولنا شروع ہو جاتے ہیں، بحر حال حجر بن عدی کے حوالے سے راجح قول یہی ہے کہ وہ تابعی تھے اس کے صحابی ہونے کی کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں ملتی۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: من عباد التابعين، عبادت گزار تابعین میں سے تھا۔ (مشاہیر علماء الانصار: 144 ت648)

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ اس کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس نے حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایتیں بیان کی ہیں۔ (الجرح والتعدیل: ج3ص266)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایات بیان کی ہیں۔ (التاریخ الکبیر: ج3 ص72)

جبکہ ابن سعد نے حجر بن عدی کو اپنی طبقات کے اندر صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ دوسری جگہ خود ہی اس قول کی مخالفت کرتے ہوئے لکھ دیا کہ وہ اہل کوفہ اور تابعین میں سے تھا۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واما البخاري و ابن ابي حاتم عن أبيه و خليفه بن خياط وابن حبان

فذكروا في التابعين و كذا ذكره ابن سعد في الطبقة الاولى من اهل الكوفة فاما يكون ظنه آخر واما ان يكون ذهل.

امام بخاري، ابوحاتم رازی، خلیفہ بن خیاط، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہم نے اس کو تابعین میں شمار کیاہے۔ اسی طرح ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اہل کوفہ کے پہلے طبقہ (تابعین) میں ذکر کیا ہے (جبکہ اسکو صحابہ میں بھی ذکر فرمایاہے) یاں تو ان کا دوسرا خیال تھا یا تو ان سے خطا ہو گئی ہے۔ (الاصابة: ج1/ 472)

اس کے تابعی ہونے کی بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی تمام تر روایات تقریبا حضرت علی اور عمار رضی اللہ عنہما سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نہیں ہے مرزا جہلمی اور انکے حواری مستدرک حاکم کی ایک روایت سے دلیل لیتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا تھا اس روایت کی سند یہ ہے۔

حدثنا ابو على الحافظ انا محمد ابن الحسن بن قتيبه العسقلاني ثنا محمد بن مسكين اليمامي ثنا عباده بن عمر ثنا عكرمة بن عمار ثنا مخشى بن حجر بن عدي عن أبيه: أن النبي صلى الله عليه و سلم خطبهم فقال: أي يوم هذا قالوا: يوم حرام قال: فأي بلد هذا قالوا: البلد الحرام قال: فأي شهر: قالوا شهر حرام قال: فإن دماءكم و أموالكم و أعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا كحرمة شهركم هذا كحرمة بلدكم هذا ليبلغ الشاهد الغائب لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

(رواه الحاكم رقم الحديث: 6037)

یہ روایت سخت ضعیف ترین ہے اس میں دو علتیں ہیں۔

پہلی علت:

اس سند میں مخشی بن حجر ہیں جبکہ صحیح نام مخشی بن حجیر ہے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے سہو ہو گئی ہے انہوں نے حجیر کو حجر سمجھ لیا اس وجہ سے انہوں نے عن حجر بن عدی لکھ دیا اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے حجر کو صحابی لکھ دیا جیسا کہ محقق عادل مرشد نے وضاحت کی ہے، ابن حجر نے بھی (الاصابة: ج 1ص474) میں اسکو مخشی بن حجیر ہی لکھا ہے، حجیر الگ ہیں جن کا مکمل نام حجیر بن ابی حجیر الہلالی ہیں اور حجر بن عدی الگ ہیں۔

اسی طرح طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے (المعجم الكبير: ح3572) میں اس کو مخشی بن حجیر ہی لکھا ہے۔

اور اس مخشی کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل نہیں ملتی۔

یاد رہے کہ اسی طرح مخشی بن حجر بن عدی نامی راوی کی بھی جرح وتعدیل نہیں ملتی۔

دوسری علت:

اس سند میں عبادہ بن عمر ہے اسکے بارے تعدیل نہیں ملتی وہ مجہول الحال ہے۔

نوٹ: اس سند میں عباد بن عمر ہے یہ غلطی ہے اس راوی کا اصل نام عبادہ بن عمر بن ابی ثابت السلولی ہے جیسا کہ طبع دار الرسالہ کے محقق عادل مرشد نے وضاحت کی ہے۔

علامہ مقبل الوادعي مستدرک پر اپنی تعلیق میں فرماتے ہیں:

في السند عباد بن عمر وصوابه (عبادة بن عمر) كما في ترجمة شيخه عكرمة بن عمار من تهذيب الكمال وعبادة بن عمر مقبول كما في التقريب ومعنى مقبول: أي إذا توبع، وإلاّ فليّن"

اس میں عباد بن عمر ہے جو کہ صحیح عبادہ بن عمر ہے جیسا کہ اس کے شیخ عکرمہ بن عمار کے ترجمے میں تہذیب الکمال میں موجود ہے اور عبادہ بن عمر مقبول ہے جیسا کہ تقریب

میں ہے اور مقبول کی معنی یہ ہے کہ اس کی روایت متابعت میں حجت ہے ورنہ وہ کمزور ہے۔
(الحاکم: ج 3/ 576)

مرزا کی دوسری دلیل

سمعت أبا علي الحافظ يقول: سمعت ابن قتيبة يقول: سمعت إبراهيم بن يعقوب يقول: قد أدرك حجر بن عدي الجاهلية، وأكل الدم فيها، ثم صحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وسمع منه وشهد مع علي بن أبي طالب – رضي الله عنه – الجمل، وصفين، وقتل في موالاة علي

ابراہیم بن یعقوب کہتے ہیں کہ حجر بن عدی نے زمانہ جاہلیت بھی پایا پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی آپ سے سنا بھی اور علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے اور علی رضی اللہ عنہ کی دوستی میں قتل ہوئے۔ (رواہ الحاکم ح: 6038)

یہ روایت بھی ضعیف ہے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے آگے سند منقطع ہے کیونکہ انکی وفات 269ھ یا بعض نے 256ھ لکھی ہے۔ دیکھیں (تھذیب الکمال: ج 1 ص 312) اور انکی عمر تقریباً 75 سال بتائی گئی ہے۔ اور حجر بن عدی کا قتل معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تقریباً 51ھ کو ہوا ہے، درمیان میں بہت فاصلہ ہے۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں کہ

وروى بن قانع في ترجمته من طريق شعيب بن حرب عن شعبة عن أبي بكر بن حفص عن حجر بن عدي رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن قوما يشربون الخمر يسمونها بغير اسمها

یہ روایت بھی ضعیف ہے

کیونکہ ابو حفص کا سماع تو ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ثابت نہیں جیسا کہ ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:لم یسمع من ابي هريره و لا من عائشه رضي الله عنهما

عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات 58ھ میں ہوئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی 59ھ میں، معاملہ اس قدر ہے کہ ابو حفص کی عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت سننا ثابت نہیں تو حجر بن عدی سے کیسے بیان کرسکتے ہیں؟ جس کی وفات 51ھ میں ہوئی۔(المراسیل لابن ابی حاتم: 257)

حجر کے قتل کے ساتھ تعلق رکھنے والی ضعیف روایات

مرزا جہلمی لوگوں کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف ابھارنے اور معاذاللہ ظالم ثابت کرنے کے لیے تابعی حجر بن عدی کے واقعے کے حوالے سے ضعیف ترین روایات پیش کرتا ہے اور لوگوں کو یہ پیغام دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کو صرف حب علی رضی اللہ عنہ کے جرم میں قتل کیا گیا حالانکہ یہ بہت بڑا سفید جھوٹ ہے، اسکا جرم بغاوت اور مسلمانوں کے اتفاقی کلمہ کو توڑنا تھا اور دوبارہ جنگ والا ماحول قائم کرنا تھا۔

مرزا جہلمی اپنی باطل نظریات کو ثابت کرنے کے لیے مستدرک حاکم کے اندر حجر بن عدی کے بارے میں چیپٹر (باب) کے اندر موجود روایات پڑھنے کا تاکیدی حکم جاری کرتا ہے اور اس مسکین کو پتہ ہی نہیں جن روایات سے وہ اپنا منحوس نظریہ ثابت کرنا چاہتا ہے وہ سب روایات ضعیف ہیں اور کچھ صحیح ہیں وہ تو معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی حقانیت کو عیاں کر رہی ہیں جیسا کہ آگے وضاحت آجائے گی۔ ان شاءاللہ۔ ہم اس حوالے سے سب سے پہلے مستدرک حاکم کے حوالے سے پانچ روایات پر بحث کرتے ہیں جن کے پڑھنے کا مرزا حکم دیتا ہے لیکن وہ ضعیف ہیں۔

مرزا کی پہلی دلیل

حدثنا علي بن حمشاذ العدل، ثنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، ثنا عارم أبو النعمان محمد بن الفضل، ثنا حماد بن زيد، عن محمد بن الزبير الحنظلي، حدثني مولى زياد قال: أرسلني زياد إلى حجر بن عدي ويقال فيه: ابن الأدبر فأبى أن يأتيه، ثم أعادني الثانية فأبى أن يأتيه قال: فأرسل إليه، إني أحذرك أن تركب أعجاز أمور هلك من ركب صدورها .

مفہوم:

زیاد کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیاد نے حجر بن عدی کی جانب ان کو بلانے کے لیے بھیجا ان کو ابن ادبر کہا جاتا تھا حجر نے آنے سے انکار کر دیا اس نے دوسری مرتبہ بھیجا لیکن ہمیں اس بار بھی آنے سے منع کر دیا اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے امور کی دم پر سوار ہونے سے باز آجاؤ جن امور کے سینوں پر سوار ہونے والے بھی ہلاک ہو گئے۔ (رواہ الحاکم: 6027)

حکم: یہ روایت ضعیف ترین ہے۔

محمد بن زبیر الحنظلی متروک الحدیث ہیں۔

محمد بن اسماعیل البخاري رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "منكر الحديث، وفيه نظر منكر" حدیث ہے اور محل نظر ہے۔ (الکامل فی الضعفاء لابن عدی: ج7 ص198)

ابو حاتم الرازي رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ليس بالقوي، في حديثه إنكار" یہ قوی نہیں اسکی حدیث میں نکارت ہے۔ (الجرح والتعدیل: ج1 ص259)

ابو حاتم بن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "منكر الحديث جدا" بہت زیادہ منکر

الحدیث تھا۔ (المجروحین: ج2ص259)

دوسری علت:

مولی زیاد مجہول ہے اور مجہول کی روایت مردود ہوتی ہے۔

مرزا کی دوسری دلیل

حدثنا أبو علي الحسين بن علي الحافظ، ثنا الهيثم بن خلف الدوري، ثنا أبو كريب، ثنا يحيى بن آدم، عن أبى بكر بن عياش، عن الأعمش، عن زياد بن علاثة قال: رأيت حجر بن الأدبر حين أخرج به زياد إلى معاوية، ورجلاه من جانب وهو على بعير .

زیاد بن علاثہ کہتے ہیں کہ میں نے حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا(وہ اونٹ کے ایک جانب تھے)ان کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

(رواہ الحاکم:6028)

یہ روایت ضعیف ہے سلیمان بن مہران اعمش مدلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کرتے ہیں یعنی اس کی عن والی روایت مردود ہے اسی طرح امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" الاعمش يدلس وربما دلس عن ضعيف لا يدري به"اعمش تدلیس کرتا ہے اور کبھی کبھار ضعیف جس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہوتی اس سے بھی تدلیس کرلیتا ہے۔(میزان الاعتدال: ج2ص224)

ابوزرعہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"الاعمش ربما دلس "اعمش کبھی تدلیس کرتا تھا۔ (العلل لابن ابی حاتم: ج 1 ص14)

ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"الاعمش حافظ يخلط ويدلس"اعمش

حافظ تو ہے لیکن تدلیس اور تخلیط کرتا ہے۔ (الجرح والتعدیل: ج8ص179)

مرزا کی تیسری دلیل

حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه، ثنا إبراهيم الحربي، ثنا مصعب بن عبد الله الزبيري قال: حجر بن عدي الكندي يكنى أبا عبد الرحمن، كان قد وفد إلى النبي - صلى الله عليه وآله وسلم - وشهد القادسية، وشهد الجمل، وصفين مع علي - رضي الله عنه - قتله معاوية بن أبى سفيان بمرج عذراء، وكان له ابنان: عبد الله، وعبد الرحمن قتلهما مصعب بن الزبير صبرا، وقتل حجر سنة ثلاث وخمسين .

مصعب بن عبد اللہ زبیری کہتے ہیں کہ حجر بن عدی کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو مرج عذراء جگہ پر قتل کر دیا اور ان کے دو بیٹے تھے عبد اللہ اور عبد الرحمن ان دونوں کو مصعب بن زبیر نے باندھ کر قتل کر دیا اور حجر کو 53 ہجری میں قتل کیا گیا تھا۔ (رواہ الحاکم: 6029)

یہ روایت ضیف ہے کیونکہ اس روایت کے اندر ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ الزبیری ہیں جو کہ 156ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور انکی وفات 236ھ بتائی گئی ہے جبکہ حجر کا قتل 51ھ میں ہوا ہے۔

مرزا کی چوتھی دلیل

حدثنا أبو علي الحافظ، ثنا الهيثم بن خلف، ثنا أبو كريب، ثنا معاوية بن هشام، عن سفيان، عن أبي إسحاق قال: رأيت حجر بن عدي وهو

يقول: ألا إني على بيعتي لا أقيلها، ولا أستقيلها سماع الله والناس .

ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے حجر بن عدی کو دیکھا اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبر دار میں اپنی بیعت پر قائم ہوں اور میں نے نہ اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ (الحاکم: 6031)

اس روایت میں سفیان ثوری مدلس ہے۔

اہم ترین نوٹ:

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کے حوالے سے میں نے اپنے کچھ موضوعات میں یہ لکھا تھا کہ انکی عنعنہ مقبول ہے لیکن اس حوالے سے فضیلۃ المحدث زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل پر غور فکر کرنے کے بعد میں نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا ہے اور سفیان ثوری ضعیف راویوں سے بھی تدلیس کرتا تھا اس وجہ سے وہ طبقہ ثالثہ کے ہی مدلس ہیں اور اسکی عنعنہ والی روایت مردود سمجھی جائے گی۔

(تفصیل طبقات المدلسین: ص67 للشیخ علی زئی رحمة الله علیه)

اس حوالے سے فضیلۃ الشیخ الاستاذ ندیم ظہیر حفظہ اللہ کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے میری رہنمائی کی بالخصوص میں نے جو موضوع لکھا تھا (اجود الجوائز فی تحسین حدیث التسلیمتین فی الجنائز) شیخ محترم نے اس پر مکمل تحقیقی کلام کیا اور میں نے اس حوالے سے بھی شیخ محترم کی تحریر پڑھنے کے بعد اپنے موقف سے رجوع کر لیا ہے اور اب میرا موقف بھی یہی ہے کہ جنازہ نماز میں صرف ایک طرف دائیں جانب ہی سلام کرنا چاہیے۔ کیونکہ دونوں طرف سلام کے حوالے سے تمام روایات ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم.

(سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کے حوالے سے تفصیلی کلام مع دلائل بعد میں پیش کروں گا۔ ان شاء اللہ)

مرزا کی پانچویں دلیل

أخبرني أحمد بن عثمان بن يحيى المقري، ببغداد، ثنا عبيد الله بن محمد البريدي، ثنا سليمان بن أبى شيخ، ثنا محمد بن الحسن الشيباني، ثنا أبو مخنف، أن هدبة بن فياض الأعور، أمر بقتل حجر بن عدي، فمشى إليه بالسيف، فارتعدت فرائصه، فقال: يا حجر، أليس زعمت أنك لا تجزع من الموت، فإنا ندعك فقال: وما لي لا أجزع، وأنا أرى قبرا محفورا، وكفنا منشورا، وسيفا مشهورا، وإنني والله لن أقول ما يسخط الرب قال: فقتله وذلك في شعبان سنة إحدى وخمسين .

ہدبہ بن فیاض اعور کو حکم دیا گیا کہ حجر بن عدی کو قتل کر دو وہ اپنی تلوار لے کر ان کی جانب بڑھا تو حجر کانپنے لگا ہدبہ بن فیاض نے کہا کیا تم یہ دعوی نہیں کیا کرتے تھے کہ تم موت سے نہیں گھبراتے؟ تاکہ ہم تجھے چھوڑ دیں حجر نے کہا ہاں میں کیوں نہ گھبراؤں کہ مجھے کھودی ہوئی قبر نظر آرہی ہے مجھے بکھرا ہوا کفن دکھائی دے رہا ہے اور تلوار سونتی ہوئی نظر آرہی ہے اور خدا کی قسم میں وہ بات ہرگز نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے راوی کہتے ہیں اس کے بعد ہدبہ بن فیاض نے ان کو قتل کر دیا یہ واقعہ شعبان کے مہینے میں 51 ہجری کو پیش آیا۔ (الحاکم:6033)

یہ روایت مردود ترین ہے اسکی سند میں ابو مخنف لوط بن یحیی کذاب ہے اس کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لوط بن يحيى، أبو مخنف الكوفي الرافضي الإخباري صاحب هاتيك التصانيف يروي عن الصقعب بن زهير ومجالد بن سعيد وجابر بن

يزيد الجعفي وطوائف من المجهولين. وعنه علي بن محمد المدائني وعبد الرحمن بن مغراء وغير واحد. قال ابن معين: ليس بثقة. وقال أبو حاتم: متروك الحديث. وقال الدراقطني: أخباري ضعيف. قلت: توفي سنة سبع وخمسين ومائة۔

مفہوم: لوط بن یحیی رافضی ہے اور وہ (ضعیف) و مجہول راویوں سے روایتیں بیان کرتا تھا ابن معین نے کہا ثقہ نہیں، ابو حاتم نے کہا متروک الحدیث ہے دار قطنی نے کہا: ضعیف اخباری راوی ہے۔ (تاریخ الاسلام: 581/9)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ موضوعات میں ایک روایت کو ذکر کر کے لکھتے ہیں:

في حديث ابن عباس أبو صالح و الكلبي و أبو مخنف و كلهم كذابون

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں ابو صالح، کلبی اور ابو مخنف موجود ہیں اور یہ سارے بہت بڑے جھوٹے ہیں۔ (الموضوعات 406/1)

اور یاد رکھیں لوط بن یحیی رافضی راوی تھا

شیعہ عالم عباس القمّي اسکے بارے میں کہتے ہیں کہ: (من أعاظم مؤرّخي الشيعة) شیعہ کے بڑے مؤرخین میں سے تھا۔ (الكنى والألقاب: 1/155)

مرزا جہلمی کو شرم آنی چاہیے کذاب اور مجہول راویوں کی روایات پر اعتماد کرتے ہیں خال المؤمنین جنتی انسان معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بکواس کرتا ہے اور انکے مکر میں پھنسے سادہ مسلمانوں کو بھی غور و فکر کرنا چاہیے کہ مرزا اپنے آپ کو بڑا منصف اور عادل ظاہر کرتا ہے لیکن پس پردہ وہ بہت بڑا دھوکے باز انسان ہے اپنے متعصبانہ عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے ضعیف اور موضوع روایات بھی بیان کر دیتا ہے۔

دلیل نمبر:06

حدثنا بكر بن محمد الصيرفي بمرو، ثنا أحمد بن عبيد الله النرسي، ثنا موسى بن داود الضبي، ثنا قيس بن الربيع، عن أشعث، عن محمد بن سيرين قال حجر بن عدي: لا تغسلوا عني دما، ولا تطلقوا عني قيدا، وادفنوني في ثيابي فإنا نلتقي غدا بالجادة .

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حجر بن عدی نے کہا: تم میرے خون کو مت دھونا اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا کیوں کہ کل ہماری ملاقات اپنے راستے (نظریے) پر قائم رہتے ہوئے ہوگی۔

(المستدرک للحاکم: 6034)

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ابن عدی الکامل میں فرماتے ہیں:

حدثنا بن حماد قال حدثنا عباس ومعاوية عن يحيى قال أشعث بن سوار ضعيف وقال النسائي فيما أخبرني محمد بن العباس عنه قال أشعث بن سوار كوفي ضعيف۔

امام یحییٰ بن معین اور نسائی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: اشعث بن سوار ضعیف ہیں۔

(الکامل لابن عدی: ج1 ص371)

ابو حاتم بن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " فاحش الخطأ كثير الوهم" **یہ بہت بڑی غلطیاں کرتا تھا اور بہت زیادہ وہم کا شکار بندہ تھا۔** (المجروحین: ج1 ص171)

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ضعيف الحديث" (کتاب العلل: ج2ص22)

دوسری جگہ فرمایا: هو أمثل من محمد بن سالم ولكنه على ذاك ضعيف یعنی ضعیف ہے۔ (کتاب العلل: ج1 ص443)

دلیل نمبر:07

حدثني علي بن عيسى الحيري، ثنا الحسين بن محمد القباني، ثنا إسحاق بن إبراهيم البغوي، ثنا إسماعيل ابن علية، عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، أن زيادا، أطال الخطبة، فقال حجر بن عدي: الصلاة، فمضى في خطبته، فقال له: الصلاة، وضرب بيده إلى الحصى، وضرب الناس بأيديهم إلى الحصى، فنزل فصلى، ثم كتب فيه إلى معاوية فكتب معاوية: أن سرح به إلي، فسرحه إليه، فلما قدم عليه قال: السلام عليك يا أمير المؤمنين قال: وأمير المؤمنين أنا؟ إني لا أقيلك، ولا أستقيلك، فأمر بقتله، فلما انطلقوا به طلب منهم أن يأذنوا له، فيصلي ركعتين، فأذنوا له فصلى ركعتين، ثم قال: لا تطلقوا عني حديدا، ولا تغسلوا عني دما، وادفنوني في ثيابي فإني مخاصم قال: فقتل . قال هشام: كان محمد بن سيرين إذا سئل عن الشهيد ذكر حديث حجر

محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حجر بن عدی نے کہا نماز کا وقت ہو چکا ہے زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا حجر نے دوبارہ کہا کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے، زیاد ممبر سے نیچے اترا اور نماز پڑھا دی اور حجر کے بارے میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا معاویہ رضی اللہ عنہ نے

جوابی خط میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو زیاد نے ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا جب حجر بن عدی معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین اور کہا امیر المومنین میں حاضر ہوں میں نہ تجھ سے کوئی بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا جب ان کو قتل کے لئے لے کر جارہے تھے تو انہوں نے نماز پڑھنے کے لیے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا ان کو مہلت دی گئی انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر کہا: میری بیڑیاں مجھ سے نہ اتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن دینا کیونکہ (قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔ اس کے بعد ان کو قتل کر دیا گیا ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین سے جب بھی شہید کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ حجر والا واقعہ سنایا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم:6036)

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ہشام بن حسان مدلس ہے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کو تیسرے طبقہ میں ذکر فرماتے ہیں اور کہا کہ ان پر یہ حکم ابن مدینی، ابو حاتم اور جریر بن حازم نے لگایا ہے۔ (الطبقات: 129 بتحقیق الشیخ علی زئی رحمہ اللہ)

دلیل نمبر:08

سمعت أبا علي الحافظ يقول: سمعت ابن قتيبة يقول: سمعت إبراهيم بن يعقوب يقول: قد أدرك حجر بن عدي الجاهلية، وأكل الدم فيها، ثم صحب رسول الله – صلى الله عليه وآله وسلم – وسمع منه، وشهد مع علي بن أبي طالب – رضي الله عنه – الجمل، وصفين، وقتل في موالاة علي .

ابراہیم بن یعقوب کہتے ہیں کہ حجر بن عدی نے زمانہ جاہلیت بھی پایا پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی آپ سے سنا بھی اور علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے اور علی رضی اللہ عنہ کی دوستی میں قتل ہوئے۔(المستدرک للحاکم: 6038)

یہ روایت بھی ضعیف ہے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے آگے سند منقطع ہے کیونکہ انکی وفات 269ھ یا بعض نے 256ھ لکھی ہے۔ دیکھیں(تهذيب الكمال: ج1 ص 312) اور انکی عمر تقریباً 75 سال بتائی گئی ہے۔ اور حجر بن عدی کا قتل معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تقریباً 51ھ کو ہوا ہے درمیان میں بہت بڑا فاصلہ ہے۔

دلیل نمبر:09

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن عتاب العبدي ببغداد، ثنا أحمد بن عبيد الله النرسي، ثنا عمرو بن عاصم الكلابي، ثنا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن سعيد بن المسيب، عن مروان بن الحكم قال: دخلت مع معاوية على أم المؤمنين عائشة – رضي الله عنها – فقالت: يا معاوية، قتلت حجرا وأصحابه، وفعلت الذي فعلت، وذكر الحكاية بطولها

مروان بن حکم کہتا ہے کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوا اس نے کہا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا؟ اور تم نے یہ کام تک کر دیا اور پورا قصہ بیان کیا۔ (المستدرک للحاکم:6039)

یہ روایت ضعیف ہے اس روایت کے اندر علی بن زید بن جدعان ہے وہ ضعیف ہے۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علي بن زيد بن جدعان ليس هو بالقوي روي عنه الناس یہ قوی نہیں۔ (الجرح والتعدیل: ج6 ص186)

ابوزعہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بالقوی قوی نہیں ہے۔

(الجرح والتعدیل: ج6ص187)

یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بحجة، یعنی حجت نہیں ہے۔(حوالہ مذکورہ)

دلیل نمبر:10

اوپر مذکور روایت مرزا صاحب بحوالہ مسند احمد بھی ذکر کرتے ہیں لیکن یہ روایت بھی ضعیف ہے اس میں بھی علی بن زید بن جدعان ہی ہے۔

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: أَمَا خِفْتَ أَنْ أُقْعِدَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتِ لِتَفْعَلِيه وَأَنَا فِي بَيْتِ أَمَانٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: ((الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ۔)) كَيْفَ أَنَا فِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكِ وَفِي حَوَائِجِكِ قَالَتْ: صَالِحٌ، قَالَ: فَدَعِينَا وَإِيَّاهُمْ حَتَّى نَلْقَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ۔

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: کیا تمہیں اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ میں کسی کو تمہاری گھات میں تمہیں قتل کرنے کے لیے بٹھا دوں اور وہ تمہیں قتل کر دے؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ایسا کام نہیں کریں گی۔(یا آپ ایسا نہیں کر سکتیں) کیونکہ میں حفظ وامان کی حدود کے اندر ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایمان دھوکے سے قتل کرنے سے مانع ہے۔ اچھا اب آپ یہ بتائیں کہ میں آپ کے اور آپ کی ضروریات کے پورا کرنے میں میں کیسا جا رہا ہوں؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ٹھیک ہو۔ سیدنا

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس آپ ہمیں اور لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑیں، یہاں تک کہ ہم اپنے رب سے جا ملیں۔ (مراد یہ ہے کہ آپ میرے اور لوگوں کے معاملات میں دخل نہ دیا کریں)۔ (مسند احمد ح: 11895 وفی نسخ: 16832)

مرزا جہلمی اس ضعیف روایت کو بہت زیادہ بیان کرتے ہیں اور کہتے حجر کے قتل کی وجہ سے ام المومنین اتنی ناراض ہو گئیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو قتل کی دھمکی دی حالانکہ جیسا کہ آپ نے دیکھا یہ سب الزامات ہیں کیونکہ اس روایت میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے مرزا صاحب کو اللہ کا خوف نہیں تحقیق کیے بغیر جنتی افراد پر الزامات لگاتا ہے اور خود کو عدل پرست ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ مرزا سب سے بڑا مطلب پرست شخص ہے۔

نوٹ: علامہ شعیب ارناؤط رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح لغیرہ کہا ہے مقصد یہ ہے کہ یہ روایت بذات خود صحیح نہیں بلکہ دوسری روایت اسکو صحیح بنا رہی ہے اور یہ حکم پورے واقعے کی صحت کے لیے نہیں بلکہ شعیب ارناؤط کا مقصد یہ ہے کہ اس واقعے میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو حدیث سنائی وہ تو صحیح سند سے ثابت ہے، نہ کہ حجر والا پورا یہ واقعہ۔

دلیل نمبر: 11

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَا حَمَلَكَ عَلَى قَتْلِ أَهْلِ عَذْرَاءَ: حُجْرٍ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَأَيْتُ قَتْلَهُمْ صَلَاحًا لِلْأُمَّةِ، وَإِنَّ بَقَاءَهُمْ فَسَادٌ لِلْأُمَّةِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: (سَيُقْتَلُ بِعَذْرَاءَ نَاسٌ يَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ، وَأَهْلُ السَّمَاءِ).

معاویہ رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تجھے اس کام پر کس بات نے ابھارا کہ تو نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ام المومنین میں نے ان کے قتل میں امت کی خیر خواہی سمجھی اور ان کے زندہ رہنے میں امت کے لیے فساد سمجھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عذراء جگہ پر کچھ لوگوں کو قتل کیا جائے گا جس وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان غصے میں آ جائیں گے۔

(رواه يعقوب بن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ:320/3، ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة:457/6، وابن عساكر في تاريخ دمشق:226/12)

یہ روایت سخت ضعیف ہے اس میں موجود راوی ابوالاسود جس کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے وہ تبع تابعی ہے وہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے کیسے بیان کر سکتے ہیں؟ لہذا یہ سند منقطع ہے اس روایت پر محدث کبیر البانی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ پیش خدمت ہے۔

(وهذا إسناد ضعيف. رجاله كلهم ثقات، لكنه معضل، فإن أبا الأسود هذا – واسمه: محمد بن عبد الرحمن بن نوفل – من أتباع التابعين، ولذلك قال ابن كثير عقبه في "البداية" (55/6): "وهذا إسناد ضعيف منقطع". وبالانقطاع أعله الحافظ أيضاً في ترجمة حجر من "الإصابة". وأعله الحافظ ابن عساكر بعلة أخرى وهي الوقف، فقال عقبه: "ورواه ابن المبارك عن ابن لهيعة فلم يرفعه". ثم ساق إسناده إليه عن ابن لهيعة: حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال: أن معاوية حج فدخل على عائشة –رضي الله تعالى عنها– فقالت يا معاوية! قتلت حجر بن الأدبر وأصحابه؟! أما والله! لقد

بلغني أنه سيقتل بـ (عذراء) سبعة رجال يغضب الله تعالى لهم وأهل السماء.

قلت وهذا منقطع أيضاً سعيد بن أبي هلال من أتباع التابعين أيضاً، على أن أحمد وغيره رماه بالاختلاط)

یہ سند ضعیف ہے روات تو سارے ثقات ہیں لیکن حدیث معضل ہے (یعنی جس میں سند سے دو راوی مسلسل گر جائیں) اس میں موجود راوی ابو الاسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل ہے۔ جو تبع تابعین میں سے ہیں۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایہ کے اندر فرماتے ہیں یہ سند ضعیف ہے اور اسی منقطع ہونے کی علت کو حافظ (ابن حجر) نے، حجر (بن عدی) کے ترجمہ میں الاصابہ کے اندر ذکر کیا ہے اور حافظ ابن عساکر نے (ضعف کی دوسری) علت بیان کی ہے وہ یہ کہ یہ روایت موقوف ہے اس روایت کے بعد فرماتے ہیں اس کو ابن مبارک نے ابن لہیعہ سے بیان کیا ہے لیکن مرفوع بیان نہیں کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو پیش کیا، ابن لہیعہ کہتے ہیں مجھے خالد بن یزید نے خبر دی وہ سعید بن ابی ہلال سے بیان کرتے ہیں۔ (آگے مذکورہ پوری حدیث)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اسی طرح منقطع بھی ہے کیوں کہ سعید بن ابی ہلال تبع تابعین میں سے تھا (اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہا ہے) اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اختلاط کا حکم بھی لگایا ہے۔

[سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة(712/13)(6324)]

دلیل نمبر:12

عن عفان عن ابن علية عن ايوب عن عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: (أَقَتَلْتَ حُجْرًا؟)

فَقَالَ: (يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي وَجَدْتُ قَتْلَ رَجُلٍ فِي صَلَاحِ النَّاسِ خَيْرًا مِنِ اسْتِحْيَائِهِ فِي فَسَادِهِمْ).

معاویہ رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مدینہ میں آئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے حجر کو قتل کر دیا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ام المومنین رضی اللہ عنہا میں نے ان کے قتل میں لوگوں کی خیر خواہی سمجھی اور ان کے زندہ رہنے میں انکے لیے فساد سمجھا۔

(ذكره ابن عساكر في تاريخ دمشق: ج12ص229، البداية والنهاية: ج11ص242)

یہ سند بھی ضعیف ہے کیونکہ ایوب کے استاد کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ یہ کون ہے؟ عبد اللہ بن ابی ملیکہ یا کوئی اور؟ اس کا کوئی پتہ نہیں کون ہیں؟

تاریخ دمشق میں وضاحت ہے کہ اسماعیل یعنی ابن علیہ کو شک ہوا کہ ایوب کس سے بیان کر رہا ہے۔

جب راوی کے بارے میں تعیین نہیں تو روایت کو مردود ہی سمجھا جائے گا۔

دلیل نمبر: 13

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَقُولُ: (يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ, سَيُقْتَلُ مِنْكُمْ سَبْعَةُ نَفَرٍ بِعَذْرَاءَ, مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ فَقُتِلَ حُجْرٌ وَأَصْحَابُهُ).

(اخرجه سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ 320/3/321 ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 456/6 وابن كثير البداية والنهاية: ج9 ص225، وابن عساكر في تاريخ دمشق 227/12)

اس روایت کے بارے میں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفٌ) اس روایت میں ابن لہیعہ ضعیف ہیں۔

ابن لہیعہ آخر میں مختلط ہوگئے تھے اس وجہ سے کئی علماء نے ان پر سخت جرح کی ہے بحر حال جنھوں نے اس سے اختلاط سے پہلے سنا جیسے ابن مبارک، ابن وہب تو انکی روایت تو مقبول ہے۔

مزید وضاحت تقریب وغیرہ میں دیکھیں۔

دلیل نمبر:14

انبانا ابو صالح الاخباري قال انبانا عبد الله نبأنا احمد ابن ابراهيم نبأنا حجاج نبأنا ابو معشر قال وراكب اليهم معاويه حتى اتاهم بمرج العذراء فلما اتاهم سلم عليهم فقال من انت؟......

فارسل اليهم رجل اعور معه عشرون كفنا فلما راه حجر تفائل فقال يقتل نصفكم ويترك نصفكم قال فجعل رسول يعرضوا عليهم التوبه والبراءه من علي ...الخ.

معاویہ رضی اللہ عنہ انکی (یعنی حجر اور انکے ساتھیوں) کی طرف سوار ہو کر گئے یہاں تک کہ مرج عذراء جگہ پر انکے پاس پہنچے جب پہنچے تو سلام کیا اور (ہر ایک سے تعارف پوچھا) تم کون؟.... پھر ایک شخص اعور کو انکے پاس بھیجا جس کے ساتھ بیس کفن تھے جب حجر نے اس کو دیکھا تو شگون لیتے ہوئے فرمایا تم میں سے آدھے قتل کیے جائیں گے اور آدھے چھوڑ دیے جائینگے، پھر قاصد ان پر توبہ اور علی سے برائت پیش کر رہا تھا(یعنی علی رضی اللہ عنہ سے برائت کرو تو تمہیں چھوڑ دیں)۔ (تاریخ دمشق: ج12ص222)

یہ سند بھی دو وجوہات کی وجہ سے ضعیف ہے۔

پہلی علت:

اس روایت میں ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن السندي ہیں، یاد رہے حجر کا قتل 51ھ میں ہوا ہے ابو معشر اس واقعے کو کیسے بیان کر سکتے ہیں؟؟

جبکہ اس کی کسی صحابی سے روایت کرنا بھی ثابت نہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اس نے نافع رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے روایت بیان کی ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رأى أبا أمامة بن سهل بن حنيف، المتوفى سنة مائة۔

اس نے صرف ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جس کی وفات ایک سو ہجری میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء: ج 11 ص 145)

اس پر کئی علماء نے جرح کی ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضعيف من السادسة

(التقریب ج 1 ص 559)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منكر الحديث (التاريخ الكبير ج 9 ص 92)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جس کو منکر الحدیث بولیں تو عند البخاری اس سے روایت لینا بھی جائز نہیں۔

دوسری علت:

ابو صالح قاسم بن سالم الاخباری کی توثیق نہیں ملتی۔

حجر بن عدی کے قتل کی اصل حقیقت

حجر بن عدی کے قتل کے حوالے سے مرزا جہلمی جھوٹی روایات پیش کرتا ہے کہ اس کو حب علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے قتل کیا گیا اور کہا گیا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کریں تو تجھے چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ یہ بات قطعا صحیح سند سے ثابت نہیں ہے یہ مرزائی جھوٹ ہے جس کو پھیلانے میں اس کو شرم محسوس نہیں ہوتی، جبکہ مسئلہ کی اصل حقیقت اس طرح ہے کہ حجر بن عدی نے بغاوت کی تھی اس امت کے اتفاقی خلیفہ کے خلاف انتشاری تحریک برپا کی تھی، معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین تھے اور انہوں نے اجتہاد کرتے ہوئے مصلحت کا تقاضا یہی سمجھا کہ اسے قتل کر دیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ

ابو یعفور نے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب تمہارا معاملہ (حکومت) ایک شخص پر جمیع ہو، پھر کوئی تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت کو منتشر کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے تو اسے قتل کر دو۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر: 4798)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص امت کے اتفاقی حکمران کے خلاف بغاوت کھڑی کر دے تو اس شخص کو قتل کیا جائے گا جو بھی ہو۔

اس نص صریح سے استدلال کرتے ہوئے اور پھر لوگوں سے مشاورت کرتے ہوئے

جیسا کہ آگے آئے گا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کو قتل کروادیا لہذا اس وجہ سے ان پر کوئی طعن نہیں کیا جاسکتا، جبکہ اسلامی اصولوں کے مطابق اگر حکمران یا امیر سے اجتہادی خطا کی وجہ سے کوئی ناجائز قتل ہو جائے تب بھی وہ قابل مؤاخذہ نہیں ہے جیسا کہ کئی احادیث کے اندر اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔

حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، انہیں معمر نے خبر دی۔ (دوسری سند) اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہیں "اسلمنا" (ہم اسلام لائے) کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صبانا، صبانا" (ہم بے دین ہو گئے، یعنی اپنے آبائی دین سے ہٹ گئے) کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور

قید کرنا شروع کر دیا اور پھر ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی اس کی حفاظت کے لیے دے دیا پھر جب ایک دن خالد رضی اللہ عنہ نے ہم سب کو حکم دیا کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا آخر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال بیان کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اے اللہ! میں اس فعل سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں، جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: 4339)

اس جنگ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فوج کے سپہ سالار تھے جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے لفظ صبانا سے مسلمان ہونا مراد لیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ان کے قتل کرنے سے رک جانا ضروری تھا اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کے فعل سے اپنی براءت ظاہر فرمائی۔ ان کی خطا اجتہادی تھی۔ وہ صبانا کا معنی اسلمنا نہ سمجھے اور انہوں نے ظاہر حکم پر عمل کیا کہ جب تک وہ اسلام نہ لائیں، ان سے لڑو، اس حدیث کی شرح میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ علامہ خطابی کے قول کو ذکر فرماتے ہیں کہ:

الحكمة من تَبرُّئه صلى الله عليه وسلم من فعل خالد مع كونه لم يعاقبه على ذلك لكونه مجتهداً، أن يعرف أنه لم يأذن له في ذلك خشية أن يعتقد أحد أنه كان بإذنه، ولينزجر غير خالد بعد ذلك عن مثل فعله .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے کام سے جو برات کا اظہار کیا اور ساتھ میں خالد رضی اللہ عنہ کو کوئی سزا نہ دی کیونکہ وہ مجتہد تھے اس کے اندر حکمت یہی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کی انہیں اجازت نہیں دی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈر کی وجہ سے (ڈانٹا) کہ کہیں کوئی یہ سمجھ نہ لے کہ یہ کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا تھا.(ڈانٹنے کی وجہ یہ ہے

کہ) خالد متنبہ ہو جائے دوبارہ اس طرح کے کام کرنے سے۔

آگے فرماتے ہیں:

والذي يظهر أن التبرأ من الفعل لا يستلزم إثم فاعله ولا إلزامه الغرامه، فإن إثم المخطئ مرفوع وإن كان فعله ليس بمحمود

جو بات ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جو اس کام سے برات کا اظہار کیا ہے اس برائت کے جملے سے، اس کے فاعل کے لئے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور نہ ہی اس پر کوئی سزا لاگو ہوتی ہے۔ بیشک (اجتہادی) خطاء کرنے والے کا گناہ معاف ہوتا ہے اگرچہ اس کا کام تعریف شدہ نہیں ہوتا۔ (فتح الباری: ج 13 ص 225)

اسی طرح اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس مسئلے کو مزید واضح کرتی ہے۔

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟، قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی، پھر میں اور ایک اور انصاری صحابی اس قبیلہ کے ایک شخص (مرداس بن عمر نامی) سے بھڑ گئے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پا لیا تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا۔

انصاری تو فوراً ہی رک گیا لیکن میں نے اسے اپنے برچھے سے قتل کر دیا۔ جب ہم لوٹے تو نبی کریم ﷺ کو بھی اس کی خبر ہوئی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اسامہ کیا اس کے لا الہٰ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا)۔ اس پر آپ ﷺ بار بار یہی فرماتے رہے (کیا تم نے اس کے لا الہٰ الا اللہ کہنے پر بھی اسے قتل کر دیا) کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لاتا۔ (بخاری:4269)

اس روایت پر غور کیا جائے تو آپ ﷺ نے صرف حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے برات کا اظہار فرمایا تاکہ آئندہ ان سے اس طرح کا عمل دوبارہ صادر نہ ہو اور کوئی سزا وغیرہ نہیں دی کیونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یہ عمل اجتہادی خطا کی وجہ سے صادر ہو گیا تھا۔

معزز قارئین کرام!

حجر بن عدی نے تو بغاوت والا جرم کیا تھا جس وجہ سے احادیث کے پیش نظر وہ قتل کا مستحق ٹھہرا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشاورت کر کے ان کو قتل کروا دیا اور قرآن مقدس میں ہے (وامرھم شوری بینھم) مؤمنین کے معاملات مشورہ سے ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل میں چند صحیح روایات پیش خدمت ہیں جن کے اندر مذکورہ مسئلے کی مکمل وضاحت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد انہیں قتل کروا دیا اور تمام لوگوں نے انہیں قابل سزا جرم کا مستحق سمجھا۔

مستدرک حاکم کے اندر ایک صحیح سند روایت میں وضاحت موجود ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حجر اور انکے ساتھیوں کے بارے میں مشورہ کیا اور انکے جرم کی وجہ سے سب نے کہا انکو قتل کر دو صرف ایک شخص نے سفارش کی چھوڑ دینا چاہیے لیکن ساتھ میں

اس نے بھی کہا کہ آپ نے قتل کر دیا تو درست کیا تفصیل روایت میں دیکھیں۔

حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى، ثنا محمد بن إسحاق الثقفي، ثنا المفضل بن غسان الغلابي، ثنا يحيى بن معين، وهشام، ثنا داود بن عمرو، عن بشر بن عبد الحضرمي قال: لما بعث زياد بحجر بن عدي إلى معاوية أمر معاوية بحبسه بمكان يقال له: مرج عذراء، ثم استشار الناس فيه قال: فجعلوا يقولون: القتل القتل . قال: فقام عبد الله بن زيد بن أسد البجلي، فقال: يا أمير المؤمنين، أنت راعينا ونحن رعيتك، وأنت ركننا ونحن عمادك، إن عاقبت قلنا: أصبت، وإن عفوت قلنا: أحسنت والعفو أقرب للتقوى، وكل راع مسئول عن رعيته قال: فتفرق الناس عن قوله .

جب زیاد نے حجر بن عدی کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا اس جگہ کو مرج عذراء کہا جاتا ہے اس کے بعد لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں، راوی کہتے ہیں عبد اللہ بن زید بن اسد بجلی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا ہیں آپ ہماری بنیاد ہیں اور ہم آپ کے ستون ہیں اگر آپ سزا دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا ہے اور اگر آپ معاف کر دیں گے تو ہم کہیں گے آپ نے احسان کیا ہے اور معاف کرنا ہی تقوی کے قریب تر ہے اور ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہو گا راوی کہتے ہیں عبد اللہ بن زید بن اسد کے یہ کہتے ہی سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔ (الحاکم:6032)

(عبد اللہ بن زید کی بات سن کر لوگ اس لیے چلے گئے کہ وہ انکی بات سے متفق نہیں تھے کیونکہ لوگوں کے خیال کے مطابق حجر بن عدی کے جرائم ایسے تھے کہ انکو قتل ہی کیا جائے جیسا کہ سارے لوگ کہہ رہے تھے **القتل القتل**، یعنی انکو قتل کرو، انکو قتل کرو۔ واللہ اعلم)

امام صالح بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حسن سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

حدثني أبي(الامام المحدث احمد بن حنبل) قال: حدثنا أبو المغيرة (هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني، ثقة) قال: حدثنا ابن عياش (صدوق ؛ حسن الحديث) قال: حدثني شرحبيل بن مسلم (تابعي، ثوة) قال: لما بُعِث بحجر بن عدي بن الأدبر وأصحابه من العراق إلى معاوية بن أبي سفيان، استشار الناس في قتلهم، فمنهم المشير، ومنهم الساكت، فدخل معاوية منزله، فلما صلى الظهر قام في الناس خطيباً فحمد الله وأثنى عليه، ثم جلس على منبره، فقام المنادي فنادى: أين عمرو بن الأسود العنسي، فقام فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ألا إنا بحصن من الله حصين لم نؤمر بتركه، وقولك يا أمير المؤمنين في أهل العراق ألا وأنت الراعي ونحن الرعية، ألا وأنت أعلمنا بدائهم، وأقدرنا على دوائهم، وإنما علينا أن نقول: { سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك المصير } [البقرة /285] . فقال معاوية: أما عمرو بن الأسود فقد تبرأ إلينا من دمائهم، ورمى بها ما بين عيني معاوية . ثم قام المنادي فنادى: أين أبو مسلم الخولاني، فقام فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أما بعد فلا والله ما

أبغضناك منذ أحببناك، ولا عصيناك منذ أطعناك، ولا فارقناك منذ جامعناك، ولا نكثنا بيعتنا منذ بايعناك، سيوفنا على عواتقنا، إن أمرتنا أطعناك، وإن دعوتنا أجبناك وإن سبقناك نظرناك، ثم جلس .ثم قام المنادي فقال: أين عبد الله بن مِخْمَر الشرعبي، فقام فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: وقولك يا أمير المؤمنين في هذه العصابة من أهل العراق، إن تعاقبهم فقد أصبت، وإن تعفو فقد أحسنت . فقام المنادي فنادى: أين عبد الله بن أسد القسري، فقام فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: يا أمير المؤمنين، رعيتك وولايتك وأهل طاعتك، إن تعاقبهم فقد جنوا أنفسهم العقوبة، وإن تعفوا فإن العفو أقرب للتقوى، يا أمير المؤمنين لا تطع فينا من كان غشوماً ظلوماً بالليل نؤوماً، عن عمل الآخرة سؤوماً . يا أمير المؤمنين إن الدنيا قد انخشعت أوتارها، ومالت بها عمادها وأحبها أصحابها، واقترب منها ميعادها ثم جلس . فقلت: القائل هو: اسماعيل بن عياش — لشرحبيل: فكيف صنع؟ قال: قتل بعضاً واستحيى بعضاً، وكان فيمن قتل حجر بن عدي بن الأدبر .

شرحبیل بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو عراق سے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا گیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کرنے کے حوالے سے لوگوں سے مشورہ کیا تو کچھ قتل کرنے کا اشارہ کر رہے تھے اور کچھ خاموش ہو گئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب ظہر نماز پڑھی تو لوگوں میں خطبہ دیا اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر آپ ممبر پر بیٹھ گئے، اسکے بعد منادی کھڑا ہو کر

پکارنے لگا کہ، عمرو بن اسود عنسی کہاں ہے؟ پھر وہ کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف و ثنا بیان کی اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے مضبوط قلعے میں ہوں جس کو چھوڑنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا (قلعہ سے مراد معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت اور اطاعت ہے) امیر المومنین اہل عراق کے بارے میں آپ کا جو فرمان ہے (اس کو آپ ہی زیادہ سمجھتے ہیں) کیونکہ آپ راعی (حکمران) ہیں اور ہم آپ کی رعیت ہیں آپ سب سے زیادہ ان لوگوں کی بیماری (جرم) کے بارے میں جانتے ہیں اور ان کی بیماری کے علاج کرنے کے حوالے سے سب سے زیادہ قدرت رکھنے والے ہیں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ کہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی اے اللہ تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف لوٹنا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا عمر بن اسود نے تو ان کے خون سے برائت کرلی ہے اور معاملہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنکھوں کے سامنے چھوڑ دیا ہے۔

اسکے بعد منادی کھڑا ہو کر پکارنے لگا کہ ابو مسلم الخولانی کہاں ہے؟ پھر وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

”اللہ کی قسم! ہم نے جب سے محبت کرنا شروع کی ہے، آپ سے نفرت نہیں کی۔ جب سے آپ کی اطاعت میں آئے ہیں، نافرمانی نہیں کی۔ جب سے ملے ہیں، آپ سے جدا نہیں ہوئے۔ جب سے آپ کی بیعت کی ہے، بیعت نہیں توڑی۔ ہماری تلواریں کندھوں پر ہیں، اگر آپ کا حکم ہوا تو ہم سر موانحراف نہیں کریں گے۔ اگر آپ نے پکارا تو لبیک کہیں گے۔ اگر آپ ہم سے آگے نکل گئے تو ہم آپ کے پیچھے جائیں گے اور اگر ہم آگے نکل گئے تو آپ کا انتظار کریں گے۔“

پھر پکارنے والا کھڑا ہو گیا اور کہا کہ عبد اللہ بن مخمر شرعبی کہاں ہے؟ پھر وہ کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہنے لگے کہ اے امیر المومنین اہل عراق کے (قتل

کے بارے میں) آپ کا جو قول ہے۔(اس کے حوالے سے ہم یہی کہتے ہیں) اگر آپ نے انہیں سزادی تو یقیناً درست کیا اگر آپ نے انہیں معاف کر دیا تو بھی اچھا کیا۔

پھر منادی کھڑا ہو گیا اور عبد اللہ بن اسد قسری کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی اور کہا اے امیر المومنین یہ آپ کی رعیت اور ولایت ہے اور آپ کے اہل اطاعت (یعنی جن پر آپ کا حکم چلتا ہے) میں سے ہیں اگر آپ انہیں سزادی تو انہوں نے اپنی جان کے لیے جرم کا ارتکاب تو کیا ہے۔اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو معاف کرنا بھی تقوی کے زیادہ قریب ہے۔اے امیر المؤمنین آپ کبھی اطاعت نہ کرنا اس شخص کی جو بڑا سخت ظالم ہو اور رات کے وقت بہت زیادہ سونے والا ہو (یعنی رات کو تہجد نہیں پڑھتا بلکہ سو کر گزارتا ہے) اور آخرت کے اعمال سے غافل ہو۔(یعنی اس مسئلہ میں ایسے کم علم و عمل افراد کی اطاعت مت کرنا) اے امیر المومنین بے شک دنیا نے اپنی (خزانہ کے) رسیوں کو جھکا دیا ہے اور دنیا اپنے بلندیوں کے ساتھ مائل ہو چکی ہے (یعنی خزانوں کے ساتھ جھک چکی ہے) اور اہل دنیا اس سے محبت کرنے لگے ہیں اور دنیا کا وقت قریب آچکا ہے۔پھر وہ بیٹھ گئے

راوی اسماعیل بن عیاش کہتا ہے کہ میں نے شرحبیل سے کہا پھر ان کے ساتھ کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا (مشاورت کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے) بعض کو قتل کر دیا اور بعض کو زندہ چھوڑ دیا اور جن کو قتل کیا گیا تھا ان میں حجر بن عدی بھی تھے۔

(مسائل الإمام أحمد رواية ابنه صالح 2/ 328– 331)

اس روایت کے اندر عبد اللہ بن اسد نے جو بات کی، اس میں صراحت ہے کہ ان انہوں نے ایسا جرم کیا ہے کہ جس وجہ سے انہیں قتل کیا جا سکتا ہے۔

عبد الله بن أسد القسري، فقام فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: يا أمير

المؤمنين، رعيتك وولايتك وأهل طاعتك، إن تعاقبهم فقد جنوا أنفسهم العقوبة۔

پھر منادی کھڑا ہو گیا اور کہا عبد اللہ بن اسد قسری کہاں ہے؟ پھر وہ کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی اور کہا اے امیر المومنین یہ آپ کی رعیت اور ولایت اور آپ کے اہل اطاعت (یعنی جن پر آپ کا حکم چلتا ہے) ان میں سے ہیں اگر آپ نے انہیں سزا دی تو انہوں نے اپنی جان کے لیے جرم کا ارتکاب تو کیا ہے۔۔ الخ

اسی طرح معاویہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے بھی اس مسئلے میں مشورہ کیا تھا جس کا ذکر مستدرک حاکم کی صحیح روایت کے اندر موجود ہے۔

حدثنا أبو علي مخلد بن جعفر، ثنا أبو الحسن محمد بن محمد الكارزي، ثنا علي بن عبد العزيز، ثنا أبو نعيم، ثنا حرملة بن قيس النخعي، حدثني أبو زرعة بن عمرو بن جرير قال: ما وفد جرير قط إلا وفدت معه، وما دخل على معاوية إلا دخلت معه، وما دخلنا معه عليه إلا ذكر قتل حجر بن عدي .

ابو زرعہ عمر بن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ (بن عبد اللہ، صحابی رسول) جب بھی سفر پر گئے میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہوں اور جب بھی وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا اور ہم جب بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ حجر بن عدی کے قتل کے حوالے سے تذکرہ ضرور کرتے (یعنی ان سے مشورہ کرتے کہ انہیں قتل کیا جائے یا نہیں؟)۔ (الحاکم: 6035)

نوٹ: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستدرک حاکم کے اندر ایک روایت موجود ہے اس کے

الفاظ اور وضاحت یہ ہے

حدثنا علي بن حمشاذ العدل، ثنا معاذ بن المثنى بن معاذ العنبري، حدثني أبي، ثنا أبي، عن ابن عون، عن نافع قال: لما كان ليالي بعث حجر إلى معاوية جعل الناس يتحيرون ويقولون: ما فعل حجر؟ فأتى خبره ابن عمر وهو مختبئ في السوق، فأطلق حبوته ووثب، وانطلق فجعلت أسمع نحيبه، وهو مول .

نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حجر بن عدی کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا جارہا تھا لوگ بہت حیران تھے اور پوچھ رہے تھے حجر کا کیا قصور ہے؟ یہ خبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی وہ بازار میں کسی جگہ چھپے ہوئے تھے تو لوگوں کے بیچ میں آگئے اور جب جارہے تھے تو میں انکی بہت زیادہ رونے کی آوازیں سن رہا تھا۔ (الحاکم:6030)

نوٹ: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے رونے کی وجہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر تنقید یا اعتراض کرتے ہوئے نہیں تھی بلکہ انکا مقصد یہی تھا کہ حجر اتنے سمجھدار اور عابد انسان ہیں لیکن انہوں نے اتنی بڑی غلطی کر کے اپنی جان کیوں گنوادی؟؟ اور انسانی فطرت میں یہ چیز ہے کہ جب کوئی قابل شخص کسی غلطی کی وجہ سے اپنی جان کو ضایع کر دے تو اس پر افسوس ہوتا ہے۔

نوٹ: کسی بھی صحابی کی طرف سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے پر تنقید کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔